

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تکفیر اور جہالت کا عذر شُرک الاکبر کے متعلق علماء اہل سنت والجماعہ کے ۵۰ فتاویٰ کی روشنی میں

۱	الشیخ عبد المحسن بن حماد العبّاد حفظہ اللہ	۳ فتوے
۲	الشیخ عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ	۱ فتویٰ
۳	الشیخ صالح بن محمد اللحیدان حفظہ اللہ	۲ فتوے
۴	الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ	۱ فتویٰ
۵	الشیخ عبد العزیز الراجحی حفظہ اللہ	۲ فتوے
۶	الشیخ الصالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ	۳ فتوے
۷	الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ	۶ فتوے
۸	علمی تحقیقات اور فتاویٰ جات کی دائمی کمیٹی	۲ فتوے

① الشیخ عبد المحسن بن حماد العبّاد حفظہ اللہ

۱- السؤال: يقول يا شيخ، أنا جئت هذه السنة حاجا وسمعت من خلال الدروس

التي كنت أحضرها أن الذي وقع في الشرك الأكبر كالطواف بالقبور والذبح لهم والنذر لهم أنه مشرك، وجلست مع بعض الإخوة فقالوا لي: إنه مسلم لأنه لم تقم عليه الحجة، فلم أفهم فأرجو

الجواب: ما أدري كيف ما قامت عليه الحجة، الأصل إذا وجد أحد يستغيث بغير الله ويدعو غير الله ويذبح لغير الله فهذا هو الشرك، فمن وجد منه ذلك فإنه يكون كافراً ولا يصلي عليه ولا يصلى وراءه

سوال: شيخ! اس سال میں حج کے لیے آیا اور میں نے درس کے دوران سنا کہ ایک آدمی شرک اکبر کرتا ہے، جیسا کہ قبروں کا طواف کرنا، ان کے لیے جانور ذبح کرنا، ان کے لیے نذر ماننا، تو وہ مشرک ہے۔ لیکن میں کچھ بھائیوں کے ساتھ بیٹھا جنہوں نے مجھ سے کہا کہ وہ مسلم ہے کیونکہ اس پر حجت قائم نہیں ہوئی ہے۔ لہذا میں نہیں سمجھ پایا۔ آپ وضاحت کریں۔

جواب: مجھے نہیں معلوم کہ اس پر حجت کیسے قائم نہیں ہوئی! اصول یہ ہے کہ اگر ایک آدمی غیر اللہ سے نجات مانگ رہا ہے، غیر اللہ سے دعا مانگ رہا ہے، غیر اللہ کے لیے ذبح کر رہا ہے تو یہ شرک ہے۔ اور جس کسی میں بھی یہ پایا جاتا ہے تو وہ کافر ہے۔ اس کی جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جائے گی (جب وہ مر جائے) اور نہ ہی اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے گی۔

۲- السؤال: رجل يذبح لغير الله فهل يعذر بجهله؟

الشيخ عبد المحسن العباد البدر حفظه الله: الذي يذبح لغير الله هو كافر بالله، لأن أنواع العبادة كلها لا تصرف إلا لله عز وجل، وهذا الذي رآه أو علم أنه يفعل عليه أن يدعو له وأن يسعى لخروجه من الظلمات إلى النور وأن يسعى لخلاصه من البلاء الذي وقع فيه وهذا أهم شيء يهديه الإنسان لقريبه أو غير قريبه، لأن الرسول صلى الله عليه وسلم يقول: (لَا يُهْدِي اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرَ لَكَ مِنْ أَنْ

يَكُونُ لَكَ حُزْمُ النَّعْمِ) وَقَالَ: (مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا)

سوال: ایک آدمی اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے ذبح کرتا ہے، کیا اس کی جہالت اس کے لیے عذر بنے گی؟

جواب: ایک آدمی اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے ذبح کرتا ہے، وہ کافر ہے۔ کیونکہ تمام کی تمام عبادات اللہ عز و جل کے لیے خاص ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی کے لیے بھی یہ عبادات جائز نہیں ہے اور جب کوئی اس شخص کو ایسا کرتے ہوئے دیکھتا ہے یا جانتا ہو کہ وہ ایسا کرتا ہے، تو اس کو چاہیے کہ اسے دعوت دے اور محنت کر کے اسے شرک کے اندھیرے سے توحید کی روشنی کی طرف لائے اور وہ جس گمراہی میں پڑا ہوا ہے اس سے اُسے بچانے کی کوشش کرے اور یہ سب سے بہترین چیز ہے جو ایک انسان دوسرے کو دے سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ: ”اللہ تمہارے ذریعہ کسی کو ہدایت دے، یہ تمہارے لیے سرخ اونٹ سے بہتر ہے۔“ (بخاری: ۴۲۱۰) اور فرمایا: ”جو شخص لوگوں کو ہدایت (خیر) کی طرف بلاتا ہے تو اس خیر کا اجر اس کو بھی ملتا ہے اور لوگوں کے اجر سے کچھ کم نہیں ہوتا اور جو شخص لوگوں کو برائی کی طرف بلاتا ہے تو اس برائی کا بدلہ اس کو بھی ملتا ہے اور لوگوں کے برائی سے کچھ کم نہیں کیا جاتا۔“ (مسلم، کتاب العلم: ۶۸۰۴)

۳- وَأَمَّا دَعَاءُ أَصْحَابِهَا وَالِاسْتِغَاثَةُ بِهِمْ وَسُؤَالُهُمْ قَضَاءَ الْحَاجَاتِ وَكَشْفَ الْكُرْبَاتِ وَكَذَا دَعَاءُ الْغَائِبِينَ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْمَلَائِكَةِ فَهُوَ شَرْكَ مُخْرَجٌ مِنَ الْمِلَّةِ، وَمَنْ كَانَتْ هَذِهِ حَالُهُ فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يُصَلِّيَ وَرَاءَهُ، وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ كَذَلِكَ فَإِنَّهُ لَا يُغَسَّلُ وَلَا يُصَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يُدْفَنُ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ وَمَا لَهُ إِلَى دُخُولِ النَّارِ

والخلود فيها؛ كما قال الله: إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ. وهذا حكم من قامت عليه الحجة، أما من لم تقم عليه وعاش في بلاد لا يعرف الإسلام إلا أنه الغلوفي الصالحين والاستغاثه بهم ودعائهم مغترأ بأشباه العلماء الذين يزينون للناس هذا الباطل ويسكتون على شركهم وعبادتهم غير الله فهذا ظاهره الكفر ويُعامل في الدنيا معاملة من قامت عليه الحجة فلا يُصلّى وراءه ولا يُصلّى عليه إدامات ولا يُدعى له ولا يُحج عنه، وأمره في الآخرة إلى الله لكونه من جنس أهل الفترات الذين لم تبلغهم الرسالات وهم يمتحنون يوم القيامة، وبعد الامتحان ينتهون إلى الجنة أو إلى النار وما جاء في هذه الرسالة من التفصيل بين من قامت عليه الحجة ومن لم تقم عليه هو المعتمد، وأي كلام مسموع أو مقروء جاء عني يُفهم منه خلاف ذلك لا يُعَوَّل عليه، وإنما التعويل على ما جاء في هذه الرسالة من التفصيل

اور جیسا کہ غیر اللہ سے (قبر والوں سے) دعائیں مانگنا اور ان سے نجات طلب کرنا، ان کو پکارنا اپنی حاجات پوری کرنے یا اپنی مشکلات دور کرنے کے لیے، اسی طرح غائبین جن، انسان یا فرشتوں کو پکارنا، تو یہ شرک ہے جو اسلام سے خارج کر دیتا ہے اور جو کوئی بھی ایسا کرتا ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہے اور نہ ہی اس کے مرنے کے بعد اس کو غسل دی جائے گی نہ ہی اس کی جنازے کی نماز پڑھی جائے گی اور نہ ہی مسلمانوں کی قبرستان میں دفن کیا جائے گا اور اس کا انجام جہنم ہے جس میں وہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یقیناً جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔“ (سورة المائدة: ۷۲) یہ اس کا حکم ہے جس پر حجت قائم ہو چکی ہو۔

اب ایسا شخص جس پر حجت قائم نہیں ہوئی ہے اور وہ ایسی جگہ رہتا ہے جہاں اسلام ہی

اسی کو کہتے ہیں کہ صالحین کی غلو کی جائے اور ان سے نجات طلب کی جائے، ان کو پکارا جائے۔ ان علماء سو کی وجہ سے جو ان کے بد اعمالیوں کو اچھا کہتے ہیں اس سے روکتے نہیں، اور ان کے شرک کو نہیں بتاتے۔ لہذا ان کا ظاہر کفر ہے اور اس دنیا میں اس کا حکم وہی ہے جو اس کا ہے جس پر حجت قائم ہو چکی ہو۔ لہذا اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جائے گی نہ ہی اس کے مرنے کے بعد اس کی جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اور اس کے لئے مغفرت کی دعا بھی نہیں کی جائے گی اور اس کے بدلے حج بھی نہیں کی جائے گی اور آخرت میں اس کا حکم اللہ پر ہے کیونکہ وہ اہل فترہ کی طرح ہے جس تک بات نہیں پہنچی اور وہ قیامت کے دن آزمائے جائیں گے اور اس کے بعد وہ جنت یا جہنم میں جائیں گے۔ (طبرانی فی الکبیر: ۸۳/۲۰، والاوسط: ۷۹۵۱، احمد: ۲۴/۲، ابن حبان: ۷۳۵۷)

اس کے بعد شیخ کہتے ہیں: اور جو اس صحیفہ میں ظاہر کیا گیا ہے، حجت قائم ہونے کے بعد یا حجت قائم ہونے سے پہلے کے فرق کے تعلق سے یہی اصول ہے۔ اور اگر میری کوئی بھی تقریر، یا رسالہ اس تعلق سے اس کے خلاف سمجھی گئی ہو تو اس کو نہیں لیا جائے بلکہ یہاں جو تفصیل سے بیان ہوا ہے اس کو لیا جائے۔

② الشیخ عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

۱- سوال: یقول السائل من قال ان من عبد غیر اللہ کمین يدعو ویذبح للأولیاء، هل يقال: انه معذور بجهله ولا بد من إقامة الحجة علیه؟

الشیخ عبد العزیز آل الشیخ: الامر عندی فعله کفر بلا شک، عبادتہ لغير اللہ، دعاء لغير اللہ کفر، فنقول هذا فعله کفر وهو کافر بهذا، أما أمر الآخرة هل الحجة قامت علیه أم بلغت هذا أمره إلى اللہ علمه، لكن في الدنيا نعامله بأنه مشرک کافر، نحکم بکفر فعله وکفره بعينه، لكن مآله إلى اللہ أمره، نعتقد أن من لقي اللہ مشرکاً

فالنار هي مقره، لأن الله يقول: (إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ) لكن الله أعلم بحال عبادہ يوم القيامة. نعم

سوال: کوئی کہتا ہے کہ ایک آدمی غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے، جیسے کہ کوئی اولیاء کو پکارتا ہے اور اس کے لیے جانور ذبح کرتا ہے تو کیا وہ جہالت کی وجہ سے معذور سمجھا جائے گا اور اس پر حجت قائم کی جائے گی؟

جواب: میرے نزدیک اس کا فعل بغیر کسی شک کے کفر ہے۔ اس کا غیر اللہ کے لیے عبادت کرنا اور غیر اللہ سے دعا کرنا کفر ہے۔ اس لیے ہم کہتے ہیں کہ اس کا یہ عمل کفر ہے اور اس وجہ سے وہ کافر ہے۔ اب آخرت میں اس کا حکم (کیا ہوگا)، کیا اس پر حجت ہوئی ہے اور اس کو تبلیغ کی گئی ہے؟ تو یہ اللہ پر ہے، وہ بہتر جانتا ہے لیکن دنیا میں ہم اس کے ساتھ مشرک کافر والا معاملہ کریں گے، ہم اس کے عمل کو کفر اور اس کے کفر کو معین کر کے حکم لگائیں گے لیکن اس کا انجام اللہ پر ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ جو کوئی اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ مشرک تھا تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے کیونکہ اللہ نے کہا: ”جو کوئی بھی اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے“۔ (سورۃ المائدہ: ۷۲) لیکن اللہ اپنے بندوں کا حال قیامت کے دن خوب جانتا ہے۔ ہاں

③ الشيخ صالح بن محمد اللحيدان حفظه الله

۱- السائل: أحسن الله إليكم، يقول: هل يكفر من يقول: إن عباد القبور إخواننا؟ الشيخ: إذا صار عباد القبور إخواناً لهذا القائل، فمافي مشركي الدنيا أكفر منه. الله يقول: (لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ

محادۃ اللہ اعلیٰ ہا و افضلہا الشُّرک بِاللہ . النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لما سئل قیل
لہ : اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ؟ قَالَ : اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰہِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَکَ
من قول لقمان : اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ

فالذین یعبدون القبور عبادة لیسوا إخوانا للمسلم . وإذا آخاهم فقد اختل دینہ .
فلیست المسألة مسألة أنهم یقولون : لا إله إلا اللہ . مجرد قول لا إله إلا اللہ مع
مخالفتها صراحة فی عبادة غیرہ لا تنفع لا إله إلا اللہ

سوال: اللہ آپ کی خیر کرے! کیا اس شخص کو کافر قرار دیا جائے گا جو قبر پرست کو
اپنا (مسلمان) بھائی کہتا ہے؟

جواب: اگر کوئی قبر پرست کو اپنا (مسلمان) بھائی بنا لے، جو یہ کہتا ہے تو اس دنیا کے
مشرکوں میں اس سے بڑا کافر نہیں۔ اللہ عز و جل فرماتے ہیں: ”آپ ایسی قوم نہیں پائیں گے جو
اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہوں اور اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں
سے دوستی رکھتے ہوں۔“ (سورۃ المجادلۃ: ۲۲) اور اللہ کو جھٹلانے میں سب سے بڑا اور خطرناک
چیز اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ہے۔ جب اللہ کے نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا گناہ سب
سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ: ”تم کسی کو اللہ کے برابر کر دو جب کہ اللہ نے تم کو پیدا کیا
ہے۔“ (بخاری: ۶۰۰۱)

لقمان علیہ السلام کے قول سے: ”یقیناً شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔“ (سورۃ لقمن: ۱۳)
وہ لوگ جو قبروں کی پوجا کرتے ہیں وہ مسلمانوں کے بھائی نہیں ہیں اور اگر کوئی قبر
پرست کو اپنا بھائی بناتا ہے تو وہ اپنے دین کو نیچا کر رہا ہے، یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ وہ ”لا الہ الا
اللہ“ کہتا ہے۔ صرف ”لا الہ الا اللہ“ کی زبان سے گواہی دینا (کافی نہیں ہے)، جبکہ واضح طور پر
غیر اللہ کی عبادت کر کے کلمہ کو ختم کر رہا ہو تو ایسے میں ”لا الہ الا اللہ“ کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

۲- سوال: أحسن الله إليكم، يقول: يقول بعض الناس عندنا: إن من أشرك شركاً أكبر كمن يدعو غير الله أو يذبح وينذر لغير الله فإنه يعتبر مسلماً مادام أنه فعل ذلك عن جهل، فهل كلامهم هذا صحيح؟

الشيخ صالح اللحيدان: لا هذا غير صحيح؛ هل الله جل وعلا عفان الذين ماتوا على الشرك الأكبر بأنهم كانوا جاهلين ولم يسبق لهم أن جاء لهم رسول ليدعوهم؟! هل يقال هذا هو معذور؟! لا؛ الشرك الأكبر لا عذر لأحد فيه، إما أن يتوب فالتوبة ولله الحمد مقبولة، لو أشرك شركاً طويلاً عريضاً ثم تاب صادقاً محي الله عنه شركه كله (شرح صحيح مسلم)

سوال: اللہ آپ کی خیر کرے! سائل کہتا ہے: ہمارے کچھ لوگ ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جو شرک اکبر کرتا ہے، جیسے کہ غیر اللہ کو پکارتا ہے، غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرتا ہے اور اس کے لیے نذر مانتا ہے تو حقیقت میں اس کو مسلمان سمجھا جائے گا جب تک وہ یہ کام جہالت کی بنا پر کر رہا ہے۔ کیا اس کا یہ قول صحیح ہے؟

جواب: نہیں! یہ غلط ہے۔ کیا اللہ عز وجل نے ایسے لوگوں کو معاف کر دیا جو شرک اکبر میں مریں اس لیے کہ وہ جاہل تھے اور ان کو نہیں بتایا گیا کہ ایک رسول ان کو دعوت دینے کے لیے آئے تھے؟ کیا یہ کہا گیا کہ وہ معذور تھے؟ نہیں! کسی کے لیے شرک اکبر میں کوئی عذر نہیں ہے۔ اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ کے یہاں اس کی توبہ قبول ہے۔ اگر وہ ایک لمبے عرصے سے بھی شرک کر رہا ہے اور خالص دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کے تمام شرک کو دھو ڈالتا ہے۔

③ الشيخ محمد بن صالح العثيمين رحمه الله

۱- سؤال: يقول السائل: هل يجوز إعطاء الزكاة إلى مسلم يدعو غير الله ويحلف بغير الله ويطوف بالقباب ويعتقد النفع والضرر في الصالحين؟

الشيخ ابن عثيمين رحمه الله: هذا الذي ذكر في السؤال مشرك كافر لا يقبل الله منه صلاة ولا صيام ولا صدقة ولا غيرها، الذي يدعو غير الله مشرك، والذي يعبد القبور مشرك، وهذا لا يعطى من الزكاة، بل يدعى إلى الإسلام ويُبين له التوحيد، فإن اعتنق التوحيد فهذا المطلوب وإلا فعلى ولي الأمر أن ينفذ فيه ما تقتضيه الشريعة، أما من حلف بغير الله فإنه يعطى من الزكاة، لأن الحلف بغير الله لا يخرج من الملة وإن كان شركاً، يعطى من الزكاة وينصح ويبين له أن الحلف بغير الله نوع من شرك، لعل الله أن يهديه، نعم

سؤال: سائل سوال کرتا ہے کیا ایسے مسلمان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے جو غیر اللہ سے دعائیں کرتا ہے، غیر اللہ کی قسمیں کھاتا ہے، قبروں کا طواف کرتا ہے اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ صالحین نفع اور نقصان پہنچا سکتے ہیں؟

جواب: سوال میں جس کے بارے کہا گیا ہے وہ مشرک کافر ہے۔ اللہ اس کی نہ نماز قبول کرے گا نہ روزہ نہ صدقہ اور نہ ہی کوئی اور عمل۔ جو غیر اللہ سے دعا کرتا ہے وہ مشرک ہے، اور جو قبروں کی پوجا (عبادت) کرے وہ مشرک ہے۔ اور اس کو زکوٰۃ نہیں دیا جائے گا۔ اس کے برعکس اس کو (صحیح) اسلام کی دعوت دی جائے گی اور اس کے لیے وضاحت کے ساتھ توحید بیان کیا جائے گا، اگر وہ توحید قبول کرتا ہے تو وہ مطلوب ہے (یعنی اس کو زکوٰۃ دیا جائے گا)، اور اگر وہ توحید کو قبول نہیں کرتا ہے تو امیر (حکمران) اس کے اوپر شریعت کے مطابق حد نافذ کرے گا۔ اور جہاں تک اس کا تعلق ہے جو (شُرکِ اکبر نہیں کرتا صرف) غیر اللہ کی قسم کھاتا ہے، تو اس کو زکوٰۃ میں سے دیا جائے گا کیونکہ غیر اللہ کی قسم کھانا کسی کو اسلام سے باہر نہیں کرتا حالانکہ یہ شرک ہے، اس کو زکوٰۃ دیا جائے گا۔ اس کو یہ نصیحت کی جائے گی اور اس کو بتایا جائے گا کہ غیر

اللہ کی قسمیں کھانا شرک ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ اس کو ہدایت دے۔ ہاں

⑤ الشیخ عبد العزیز الراجھی حفظہ اللہ

۱- السائل: عندمانری شخصاً مدعیاً للإسلام یشتہم اللہ أو رسولہ أو دینہ أو یعبد قبراً أو سجدلہ أو لصنم أو یحلل الزنا أو ینکر الصلاة، هل یمکن أن نکفرہ علی عینہ نحن الصغار بغیر أن نسأل عالماً أو لا بد أن یحکم علیہ عالم؟
الشیخ الراجھی: لا، یکفر بعینہ هذا، هذا یکفر بعینہ، مرتدو العیاذ باللہ، من سب اللہ أو سب الرسول أو أنکر ما هو معلوم من الدین بالضرورة، (کلام غیر واضح) نسأل اللہ العافیة هذا یکفر بعینہ لأنها أمور ظاهرة واضحة معلوم من الدین بالضرورة

السائل: یعنی لا یمکن أن نسأل عالماً فی ذلك؟
الشیخ الراجھی: لأن هذا أمر واضح لا إشکال فیہ
السائل: حیاکم اللہ یا شیخنا

سوال: جب ہم ایسے شخص کو دیکھتے ہیں جو یہ کہتا ہے کہ وہ اسلام میں ہے اور اللہ کو گالی دیتا ہے، اس کے رسول کو گالی دیتا ہے، اس کے دین کو گالی دیتا ہے یا قبروں کی عبادت کرتا ہے، اس کے لیے یا کسی بُت کے لیے سجدہ کرتا ہے، یا زنا کو حلال کہتا ہے، یا نماز کا انکار کرتا ہے، کیا ہم اس کی معین کر کے تکفیر کر سکتے ہیں؟ بغیر علماء سے پوچھے ہوئے یا علماء ہی اس کا حکم کریں گے؟

جواب: نہیں! اس کی معین تکفیر کی جائے گی۔ معین تکفیر اس کی کی جائے گی۔ وہ مرتد ہے اور اس سے اللہ کی پناہ مانگی گئی ہے جو اللہ کو، رسول کو، دین کو گالی دے جو کہ دین میں واضح طور پر معلوم ہوتا ہے (کہ یہ کام کفر ہے)۔ ہم عافیت کے لیے اللہ سے دعا کرتے ہیں، اس کی تکفیر، معین کر کے کی جائے گی کیونکہ یہ اسلام میں بالکل واضح اور نمایاں طور پر جانا جاتا ہے۔

سائل: یعنی کہ اس بارے میں ضروری نہیں کہ علماء سے پوچھیں؟ (کہ اس کی معین تکفیر خود سے کر سکتے ہیں؟)

الشیخ: بالکل اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ واضح مسئلہ ہے۔

سائل: اے ہمارے شیخ! اللہ آپ کو حیات دے۔

۲- الشیخ عبدالعزیز الراجھی حفظہ اللہ: وأما قول الإمام الشيخ محمد بن عبد الوهاب ”من عبد الصنم الذي على البدوي فإنني لا أكفره“ إنما قال ذلك في أول الأمر وفي أول الدعوة، ثم تبين له أنهم لا يعذرون وأنهم مشركون.

الشیخ عبدالعزیز الراجھی رحمۃ اللہ علیہ: اور جیسا کہ الامام الشیخ محمد بن عبد الوهاب رحمۃ اللہ علیہ کی بیان ”جو بت کی عبادت کرتا ہے (یعنی قبر کی) جو کہ البدوی کے قبر پر ہے، تو میں اس کی تکفیر نہیں کرتا ہوں“ تو انہوں نے یہ ابتدائی دور اور اپنے دعوت کے شروع میں کہی تھی، پھر ان کو یہ واضح ہو گیا کہ وہ لوگ معذور نہیں ہیں، وہ لوگ مشرکین ہیں۔

⑥ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

۱- السائل: أحسن الله إليكم فضيلة الشيخ، يقول السائل: ما حكم من لم يكفر عباد القبور أو شك في كفرهم؟

الشیخ الفوزان حفظہ اللہ: حكمه حكمهم، حكمه مثلهم، يحكم بكفره. نعم من درس شرح الدر النضيد في إخلاص كلمة التوحيد

سوال: اس شخص کا کیا حکم ہے جو قبر پر ستوں (قبروں کی عبادت کرنے والوں) کی تکفیر نہیں کرتا یا اس کے کفر میں شک کرتا ہے؟

جواب: اس کا حکم اُن کا حکم ہے، اس کا حکم اُن کے جیسا ہے، اس کا حکم اس کے کفر پر کیا

۲- السؤال: فضيلة الشيخ وفقكم الله- يقول السائل إذا رأيت شخصا يفعل الشراكيات كدعاء الأموات وطلب الشفاعة منهم، كيف أعامله، هل أعامله كالمسلم أو كالكافر؟

الجواب: اتعامله كالمسلم وهو يشرك وأنت تسمعه يشرك ويدعو غير الله؟!!!
عامله معاملة المشرک، لكن أدعه إلى الإسلام، بین له أن هذا شرك أكبر وبين له خطر الشرك من باب الدعوة إلى الله والنصيحة. نعم

سؤال: اگر میں ایک شخص کو شرک (اکبر) کرتے دیکھتا ہوں، جیسے کہ مردوں کی طرف دعوت دینا، اور ان سے شفاعت طلب کرنا، تو میں اس کے ساتھ کیسا معاملہ کروں؟ کیا میں اس کے ساتھ کافروں جیسا عمل کروں یا مسلمانوں جیسا؟

جواب: کیا تم اس کے ساتھ مسلمانوں والا سلوک کرو گے! جب کہ وہ شرک کرتا ہے اور تم سنتے ہو کہ وہ شرک کرتا ہے اور غیر اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اس کے ساتھ مشرکوں جیسا سلوک کرو لیکن اس کو اسلام کی طرف بلاؤ، اس کو بیان کرو کہ یہ شرک اکبر ہے اور اس کے سامنے شرک کی خطرات کو واضح کرو، اللہ کی طرف دعوت اور نصیحت کے ذریعہ۔ ہاں

۳- السؤال: فضيلة الشيخ وفقكم الله يقول ظهر أناس في هذا الزمان ممن يشار إليهم بالبنان يقولون إنهم لا يكفرون المشركين يقول: (أنا لا أستطيع أن أكفر من يقول لا إله إلا الله إذا طاف على القبر)؟

الجواب: يا سبحان الله!! يقول لا إله إلا الله ويطوف على القبروين لا إله إلا الله

وَشَ مَعْنَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا هِيَ قَوْلُ بِاللِّسَانِ، قَوْلُ بِاللِّسَانِ وَاعْتِقَادُ بِالْقَلْبِ وَعَمَلٌ، لَا بَدَأَ أَنْ يَتْرَكَ الشِّرْكَ بِجَمِيعِ أَنْوَاعِهِ وَإِلَّا فَهُوَ مُشْرِكٌ وَإِنْ كَانَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لِأَنَّهُ لَمْ يَصْدُقْ فِيهَا، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا هِيَ مَجْرَدُ كَلِمَةٍ تَقَالُ بِاللِّسَانِ فَقَطْ.

نعم

سوال: اس دور میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو مشرکوں کی تکفیر نہیں کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جو لا الہ الا اللہ کہتا ہے پھر قبر کی طواف کرتا ہے تو ہم اس کی تکفیر نہیں کرتے۔

جواب: اے پاک پروردگار! وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور قبروں کا طواف کرتا ہے؟ کہاں ہے لا الہ الا اللہ؟ اور پھر کیا ہے لا الہ الا اللہ کا معنی؟ لا الہ الا اللہ صرف زبان سے اقرار نہیں ہے بلکہ زبان سے اقرار، دل سے تصدیق اور عمل کا نام ہے۔ اس کو شرک اور اس کے تمام اقسام کو چھوڑنا ہو گا ورنہ وہ مشرک ہے بھلے ہی وہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہو، وہ اپنے گواہی میں سچا نہیں ہے۔ لا الہ الا اللہ صرف ایک کلمہ نہیں ہے جو صرف زبان سے ادا کر دیا جائے۔ ہاں

۴- السؤال: احسن الله اليكم يقول السائل هل الذين يدعون أصحاب القبور ويسألونهم نأكل ذبائحهم ونتزوج منهم؟

الجواب: لا. لا. لا. لا تأكلو ذبائحهم ولا تتزوجو منهم لأنهم مشركون لأنهم مشركون وذبائحهم حرام، ولا تتزوجو منهم إلا إذا كانت بناتهم مسلمات موحدات. نعم

سوال: وہ لوگ جو مزاروں یا قبروں پر مردوں کو پکارتے ہیں اور ان سے سوال کرتے ہیں، کیا ہم ان کا ذبح کیا ہوا گوشت کھا سکتے ہیں اور ان (کی عورتوں) سے شادی کر سکتے ہیں؟

جواب: نہیں، نہیں، نہیں! ان کا ذبح کیا ہوا گوشت مت کھاؤ ورنہ ہی ان (کی عورتوں) سے شادی کرو کیونکہ وہ لوگ مشرک ہیں، کیونکہ وہ لوگ مشرک ہیں اور ان کا ذبیحہ حرام ہے

اور ان (کی عورتوں) سے شادی مت کرو جب تک کہ وہ مسلمہ اور موحدہ نہ ہو جائے۔ ہاں

۵- السؤال: فضيلة الشيخ وفقكم الله يقول هل كل من يعبد القبور ويكون من أهل القبور يعد كافرا بعينه؟

الجواب: عندك شك في هذا، الذي يعبد القبور ما يكون كافرا، إذا ما هو الشرك وما هو الكفر، هذه شبهة روجها في هذا الوقت المرجئة، روجها المرجئة، فلا تروج عليكم أبدا. نعم

سؤال: کیا جو کوئی بھی قبروں کی عبادت کرتا ہے اور قبر والوں کے ساتھ ہے تو اُسکو معین طور پر کافر سمجھا جائے گا؟

جواب: کیا آپ کو اس میں شک ہے! کہ ایک شخص جو قبروں کی عبادت کرتا ہے، کافر نہیں ہے؟ تو پھر شرک کیا ہے اور کفر کیا ہے؟ یہ ایک شبہات ہے جو اس وقت مرجیہ پھیلا رہے ہیں۔ اس (غلط منہج) کو مرجیہ پھیلاتے چلے آ رہے ہیں، تم لوگوں کے اندر یہ ہر گز پھیلنے نہیں پائے۔ ہاں

۶- فضيلة الشيخ وفقكم الله: يقول: الذين يعذرون القبوريين بالجهل بعضهم من أهل التوحيد وبعضهم من طلبة العلم، هل يكفرون لأنهم الشيخ صالح الفوزان: هؤلاء هم الجهال ما هو عبدة القبور! الذين يعذرون المشركين عباد القبور هؤلاء هم الجهال، نعم، لا عذر لهم، نعم.

فضيلة الشيخ وفقكم: من جهل كفر كافر لضعف فقهه، هل عليه شيء بهذا الجهل؟ الشيخ صالح الفوزان: يسأل، إذا جهل يسأل (فأَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ) نعم، كيف يجهل كفر الكافر وشرك المشرك وهو يقرأ القرآن ويسمع

القرآن وما فيه من إنكار الكفر وإنكار الشرك والتغليظ في ذلك، نعم. (من درس اليوم في الدر النضيد في إخلاص كلمة التوحيد بتاريخ ١١ جمادى الثانية ١٤٣٣ هجري)

سوال: وہ لوگ جو معذور سمجھتے ہیں قبر پرستوں کو کہ وہ (قبر پرست) جاہل ہیں۔ ان میں سے (یعنی ایسا سمجھنے والوں میں) کچھ توحید والے ہیں اور کچھ طالب علم ہیں۔ کیا وہ کفر کرتے ہیں؟ کیونکہ وہ (قبر پرستوں کو معذور سمجھتے ہیں)

جواب: وہ یقیناً جاہل ہیں، قبر پرست نہیں! وہ لوگ جو مشرکین اور قبر پرست کو معذور سمجھتے ہیں وہ یقیناً جاہل ہیں۔ ان کے لیے (یعنی قبر پرست کے لیے) کوئی عذر نہیں ہے۔ ہاں سائل: کوئی کافر کے کفر سے جاہل رہتا ہے اپنے کم علمی کی وجہ سے تو کیا اس پر کچھ ہے؟ (یعنی اس کا ایسے نظریے کے بارے میں کیا کہتے ہیں)

الشیخ: پوچھے گا، اگر نہیں معلوم تو پوچھے گا ”پوچھو اہل ذکر سے اگر تم نہیں جانتے۔“ (سورۃ الانبیاء: ۷) کیسے کوئی کافر کے کفر اور مشرک کے شرک سے بے خبر رہ سکتا ہے جبکہ وہ قرآن پڑھتا اور سنتا ہے اور اس میں جو کفر اور شرک کی تنقید اور اس کی شدت بیان کی گئی ہے۔

سوال: کیا ایک شخص پر مشرک کا حکم لگانا صرف علماء پر ہے؟ یا عام مسلمان، جو کسی کو شرک کرتے دیکھتا ہے، وہ بھی اسے کافر مشرک قرار دے سکتا ہے؟

جواب: جو کوئی بھی کھلم کھلا شرک کا ارتکاب کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ جو بھی غیر اللہ کو پکارتا ہے، غیر اللہ کے لیے ذبح کرتا ہے، غیر اللہ کے لیے نذر مانتا ہے، وہ مشرک ہے۔ عوام کے لیے اور علماء کے لیے بھی (اسے مشرک سمجھنا ہے)۔ جو کوئی بھی ’یا علی یا حسین‘ کہتا ہے وہ مشرک ہے۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ وہ مشرک ہے۔ ہاں

۸- **سوال:** ایک مسلمان لا الہ الا اللہ کہتا ہے تاہم وہ شرک (اکبر) بھی کرتا ہے، کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ توحید اور شرک دونوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے؟ (یعنی کہ وہ توحید میں بھی ہے اور شرک میں بھی؟)

جواب: جب وہ شرک (اکبر) میں ملوث ہوتا ہے تو وہ اپنے لا الہ الا اللہ (کے اقرار) کو ختم کر دیتا ہے اور ہم اسے موحد (مسلم) نہیں کہتے، اس کے برعکس ہم اسے مشرک کہتے ہیں۔ ہاں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ جاہل ہو، تو یہ اس کو بتایا جائے گا اور وضاحت کی جائے گی۔ ہاں

۹- السائل: أحسن الله إليكم فضيلة الشيخ، يقول السائل: هل مسألة العذر بالجهل مسألة خلافية؟
الشيخ الفوزان حفظه الله: لا، صارت مسألة خلافية عند المتأخرين هذولة. و
الجهل على قسمين، جهل يمكن زواله، هذا لا يعذر فيه بالجهل يعني يسأل أهل العلم يطلب العلم يتعلم يقرأ، هذا يمكن زواله ولا يعذر إذا بقي عليه
أما جهل لا يمكن زواله، ما عنده أحد ولا يستمع شيئاً ولا يدري، عاش منقطعاً ولم
يسمع بشيء، هذا ما يمكن زواله، هذا يعذر به ويكون من أصحاب الفترة، ما يحكم
بإسلامه لكن يكون من أصحاب الفترة، يُفَوَّضُ أمره إلى الله: وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ
حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا، نعم

سوال: کیا ”جہالت کا عذر“ ایک اختلافی مسئلہ ہے؟

جواب: نہیں! یہ متاخرین (یعنی خلفی، بعد میں آنے والے) کے نزدیک اختلافی مسئلہ ہے۔ اور جہالت دو طرح کی ہوتی ہے: ایک وہ جہالت جو دور کی جاسکتی ہے۔ اس طرح کے معاملہ میں جہالت عذر نہیں ہوتا ہے، یعنی ایک آدمی اہل علم سے پوچھتا ہے، علم حاصل کرتا ہے، پڑھتا

ہے، اس طرح اس کی جہالت دور ہو سکتی ہے اور اگر وہ اسی حالت میں (یعنی جہالت میں) رہے تو اس کی جہالت اس کے لیے کوئی عذر نہیں بنے گی۔

اور دوسرا وہ جہالت جو دور نہیں ہو سکتی ہے، (یعنی) اس کے پاس کوئی (علماء) نہیں ہے، وہ نہ تو کچھ سنتا ہے اور نہ ہی کچھ جانتا ہے، دور دراز کے علاقے میں رہتا ہے اور کچھ نہیں سنتا، اس کی جہالت دور نہیں ہو سکتی، تو اس کی جہالت کی عذر بنتا ہے اور وہ اہل فترہ (یعنی جس تک اسلام کی خبر نہ پہنچی ہو) میں سے ہو گا۔ وہ مسلمان نہیں ہے بلکہ وہ اہل فترہ میں سے ہے اور اس کا معاملہ اللہ پر ہے۔ ”اور ہم عذاب نہیں دیتے جب تک کہ رسول نہ بھیج دیں“۔ (سورۃ الاسراء: ۱۵) ہاں

۱۰۔ شیخ کا ایک طالب علم کہتا ہے: مسائل نے سوال کیا: کیا تکفیر کرنا (کسی کے اوپر کافر ہونے کا فتویٰ لگانا) ہر کسی کے لیے ہے، ابتدائی طالب علم کے لیے بھی....؟

شیخ: ہاں؟ (یعنی کیا کہا آپ نے؟)

طالب علم: وہ کہتا ہے کہ کیا تکفیر کرنا ہر کسی کے لیے جائز ہے، طالب علم بھی کر سکتے ہیں؟ یا یہ صرف بڑے علماء اور قاضی کے لیے ہے؟

الشیخ: جس کسی سے بھی اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے ذبح کرنا، اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے نذر ماننا کھلم کھلا، ظاہری طور پر (ہوتا ہے) یا کوئی غیر اللہ سے مدد طلب کرتا ہے، اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکارتا ہے، جیسا کہ مردوں کو (پکارتا ہے)، تو اس کا شرک ظاہر ہے۔ اس شخص کا شرک ظاہر ہے اور جو کوئی بھی اس کے بارے (یعنی اس کے شرک کے بارے) سنتا ہے تو وہ اس کے شرک اور کفر پر حکم لگا سکتا ہے۔

جہاں تک غیر واضح مسائل کا تعلق ہے، جس کے لیے (گہرے) علم اور معرفت کی

ضرورت ہوتی ہے تو یہ مسائل علماء کے طرف لوٹنا پڑے گا، اس کو علماء کی طرف پلٹایا جائے گا۔ ہاں

۱- السؤال: فضيلة الشيخ وفقكم الله يقول السائل: نحن من جنوب روسيا وكثير من المنتسبين الى الاسلام يقعون في الشرك الأكبر هناك بسبب أخذ دينهم عن شيوخ الصوفية، السؤال: ما كيفة تعاملنا مع هؤلاء، هل نتعامل معهم معاملة المشركين أو معاملة المسلمين الجاهلين؟

الجواب: الشيخ صالح الفوزان: أنتم تعلمون أنهم مشركون ولكن ما تتركونهم، أدعوهم إلى الله وبينوا لهم ربما أنهم يجهلون، أدعوهم إلى الله وبينوا لهم، لما عرفتم الحق بينوا لهم لعل الله أن يهديهم، فإن لم يقبلوا فاتركوهم وابتعدوا عنهم (إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ) نعم (شرح فتح المجيد بتاريخ: ٢٤-١٠-١٤٣٢ هجرى)

سوال: ہم لوگ جنوبی روس سے ہیں اور یہاں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں اور شرک اکبر میں ملوث ہیں کیونکہ وہ اپنے دین صوفیوں سے لیتے ہیں۔ ہمیں ان کے ساتھ کیسا معاملہ کرنا چاہیے؟ کیا اس کے ساتھ مشرکوں والا معاملہ کریں گے یا جاہل مسلمانوں والا؟

جواب: تم جانتے ہو کہ وہ مشرک ہے لیکن انہیں مت چھوڑو۔ انہیں اللہ کی طرف بلاؤ، اس کو وضاحت کرو، ہو سکتا ہے کہ وہ جاہل ہوں۔ انہیں اللہ کی طرف بلاؤ اور ان کو وضاحت کرو کیونکہ تم حق جانتے ہو، ان کو بتاؤ ہو سکتا ہے کہ اللہ انہیں ہدایت دے اور اگر وہ قبول نہیں کرتے ہیں تو ان کو چھوڑ دو اور ان سے دوری اختیار کرو۔ ”یقیناً آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے“۔ (سورۃ القصص: ۵۶)

۱۲- السائل: يقول فضيلة الشيخ وفقكم الله: أنا من غير هذه البلاد وعندي جدة قد توفيت وهي عجوز كبيرة جاهلة كانت تذبح للأولياء وتحلف بهم، هل يجوز لي أن أحج عنها؟

الشيخ صالح الفوزان: لا، هذه تعامل معاملة المشركين لأنها ماتت على الشرك فتعامل معاملة المشركين ولا يحج عنها ولا يُستغفر لها، نعم (الدرس الأخير من تطهير الاعتقاد بتاريخ: ۲۲-۰۵-۱۴۳۲ هجرى)

سوال: میں اس ملک سے نہیں ہوں، میری دادی تھی جو مر چکی ہے جبکہ وہ ایک لاعلم عورت تھی۔ وہ اولیاء کے لیے قربانی کیا کرتی تھی اور ان کی قسمیں کھایا کرتی تھی۔ کیا میرے لیے یہ جائز ہے کہ میں ان کی طرف سے حج کروں؟

جواب: نہیں! اُن سے مشرکوں والا معاملہ کیا جائے گا کیونکہ وہ شرک میں فوت ہوئی تھی۔ اس لیے ان کے ساتھ مشرکوں والا معاملہ ہوگا اور ان کی طرف سے حج نہیں کیا جائے گا اور ان کے لیے مغفرت کی دعا بھی نہیں کی جائے گی۔ ہاں

۱۳- سوال: يقول سماحة الشيخ سمعنا أنكم تراجعتم عن تكفير من وقع في الشرك الأكبر كالاستغاثة بالأموات، واشترطتم إقامة الحجة بالعدر بالجهل؟ فهل هذا صحيح؟

صالح الفوزان حفظ الله: هذا كلام باطل، هذا كذب عليّ ولم أترجع إن شاء الله عن تكفير المشرك، تكفير الكافر، لم أترجع عن ذلك، لأن هذا تراجع عن الحق (الشريط الثالث من دروس الحرم المكي ۱۴۳۲ هجرى)

سوال: اے شیخ! ہم نے سنا کہ آپ شرک اکبر کرنے والے کی تکفیر نہیں کرتے، جیسا کہ

قبروں سے نجات طلب کرنے والوں (کے بارے) اور ان کی جہالت کی عذر پر حجت قائم کرنے کی شرط لگاتے ہیں۔ کیا یہ سچ ہے؟

جواب: یہ غلط بات ہے، یہ میرے اوپر جھوٹا بہتان ہے اور میں پیچھے نہیں ہٹا (شرک اکبر کرنے والوں کی تکفیر کرنے سے)، انشاء اللہ مشرکوں کی تکفیر اور کافروں کی تکفیر کرنے سے میں (کبھی) پیچھے نہیں ہٹوں گا کیونکہ یہ حق سے پیچھے ہٹنا ہے۔

④ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

۱۔ **سوال:** کیا جو کوئی بھی شرک اکبر کرتا ہے وہ مشرک ہو جاتا ہے، اور اس پر مشرکوں والے (مناسب) حکم لاگو ہوں گے؟

جواب: ہاں! جو کوئی اللہ سے کفر کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ مشرک ہو جاتا ہے، جیسا کہ جب کوئی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلم اور موحد ہوتا ہے۔

اور جہاں تک اس کا تعلق ہے کہ جس پر (اسلامی) دعوت پہنچایا نہیں گیا تو اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جائے گا کہ وہ مسلمان نہیں ہے یا کافر نہیں ہے، اور اس کے ساتھ مسلمانوں والا معاملہ نہیں کیا جائے گا اس کے برعکس قیامت کے دن اس کا معاملہ اللہ پر ہے، اور یہ وہ لوگ ہیں جو بے خبر ہیں کیونکہ ان پر (اسلامی) دعوت نہیں پہنچایا گیا، وہ لوگ قیامت کے دن آزمائے جائیں گے۔

اور جہاں تک اس کا تعلق ہے کہ جس پر (اسلامی) دعوت پہنچائی جا چکی ہے اور وہ (صحیح) مسلمان نہیں ہو اور ایمان نہیں لایا، تو وہ ایک کافر ہے اور اللہ کا دشمن ہے۔

۲- **سوال:** لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو قبروں کی زیارت کرتے ہیں اور وہاں دفنائے ہوئے مردوں کو پکارتے ہیں وہ شرک کا ارتکاب کرتے ہیں لیکن وہ مشرک نہیں ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: یہ صحیح نہیں ہے! قبروں کی زیارت کرنے والے لوگ جو مردوں کو مدد کے لیے پکارتے ہیں بجائے اس کے کہ اللہ سے دعا کی جائے، شرک اکبر کرتے ہیں جو کہ قریش کے کافر اور دوسرے کافر کیا کرتے تھے، جو لات اور عزیٰ (عرب کے کافروں کے دو بت) اور دوسرے بتوں کو پکارا کرتے تھے۔ تاہم ان لوگوں کو اس عمل کے خلاف خبردار کیا جانا چاہئے اور ان کو سمجھانا چاہئے کہ اللہ کی طرف لوٹ آئیں، توبہ کریں اور ان کی ایمان کی تجدید کرنی چاہئے۔

۳- **سوال:** کیا ایسے مسلمان جو اسلامی ملک میں رہتے ہیں مدد کے لیے غیر اللہ سے منت کرتے ہیں (اپنے پریشانیوں میں ان کو پکارتے ہیں)، اپنے جہالت کی وجہ سے معذور سمجھے جائیں گے؟

جواب: جہاں تک ہم جانتے ہیں، وہ لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے معذور نہیں سمجھے جائیں گے کیونکہ وہ ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں علماء اور اسلامی ادارہ موجود ہیں۔ وہ کیوں (علماء سے) نہیں پوچھے تاکہ اپنے (غلط) مذہب کے بارے میں باخبر ہو جاتے؟ وہ لوگ اس کی وجہ سے معذور نہیں ہیں۔ (علم والے) اختیار والے لوگوں کے ذریعہ ان کو سمجھایا اور ڈانٹا جانا چاہئے۔ ان سے توبہ کروائی جائے گی ورنہ (اگر توبہ نہ کریں تو) ان کو قتل کر دیا جائے گا۔

۴- **سوال:** سائل کہتا ہے کہ اس کو کہا گیا کہ اس کے والد غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کیا کرتے تھے (یعنی شرک کرتے تھے)۔ اب وہ اپنے والد کی طرف سے صدقہ اور حج کرنا چاہتا ہے، جیسا کہ اس کے والد نے یہ عمل (شرک) کیا کیونکہ وہاں اس کی رہنمائی کرنے اور بتانے کے لیے کوئی علماء یا لوگ نہیں تھے۔ اس پر کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس کے والد ایک اچھے اور متقی مسلم مانے جاتے تھے، تو اس کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ یقین کرے (ان باتوں کو) جو اس کے والد کے بارے میں غیر معتبر لوگوں کے ذریعے کہا جاتا ہے۔ ان کے لیے دعا کرنا اور ان کی طرف سے صدقہ دینا سنت ہے، جب تک کہ وہ واضح طور پر یہ نہ جان لے کہ اس کے والد شرکِ اکبر کی حالت میں مرے تھے، اور یہ ضروری ہے کہ دو یا دو سے زیادہ قابل اعتبار اور بے داغ گواہیوں کے ذریعے تصدیق کی جائے جو اس بات کی گواہی دیں کہ انہوں نے اس کے والد کو غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرتے دیکھا ہے، جیسا کہ مردوں یا دوسروں کے لیے، یا وہ اس کے والد کے بارے میں سنے ہوں کہ وہ غیر اللہ کے لیے ذبح کرتا ہے اور صرف تب اسے چاہئے کہ وہ اللہ سے اس کی مغفرت نہ کرے اور اس کا معاملہ اللہ کے پاس ہے۔ جب اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی والدہ کے لیے اللہ سے مغفرت کی دعا کرنی چاہی، ان کو اجازت نہیں دی گئی۔ (مسلم، کتاب الجنائز: ۹۷۶، ابوداؤد: ۴۲۳۴، ابن ماجہ: ۱۵۷۲، احمد: ۴۴۱/۲) جبکہ وہ (یعنی آپ ﷺ کی والدہ) زمانہ جاہلیت میں مری تھیں اور کافروں کے مذہب کی ایک فرد تھی۔ لیکن جب آپ ﷺ نے اللہ سے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو اللہ نے آپ ﷺ کو اجازت دے دی۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو شرک کی حالت میں مرا ہے اس کے لیے اللہ سے اس کی مغفرت کی دعا کرنے کی اجازت نہیں ہے، بھلے ہی وہ لاعلم یا جاہل رہا ہو۔ نہ آپ اس کے لیے اللہ سے دعا کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس کی طرف سے صدقہ دے سکتے ہیں نہ ہی اس کی طرف سے حج کر سکتے ہیں۔ جہاں تک اس

کا تعلق ہے جو ایسی جگہ مرا کہ اس پر اسلام کی دعوت نہیں پہنچی تھی اس کا معاملہ اللہ پر ہے۔ اہل علم کی صحیح رائے یہ ہے کہ ان کو قیامت کے دن آزمایا جائے گا، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بات مانیں گے تو جنت میں جائیں گے اور اگر نافرمانی کریں گے تو جہنم میں جائیں گے۔ (طبرانی فی الکبیر: ۸۳/۲۰، الاوسط: ۷۹۵۱، احمد: ۲۴/۴، ابن حبان: ۷۳۵۷) صحیح حدیث کے مطابق جو اس تعلق سے آئی ہے۔

۵۔ **سوال:** کیا میں اپنے فوت شدہ والد کے لیے دعا کر سکتا ہوں جو مردوں کو مدد کے لیے پکارا کرتے تھے اور ان کے لیے قربانی پیش کرتے تھے؟

جواب: جو کوئی بھی شرک (اکبر) کی حالت میں مرا تو اس کے لیے (مغفرت کی) دعا نہیں کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”یہ نبی اور اہل ایمان کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کریں، بھلے ہی وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ وہ جہنمی ہیں۔“ (سورۃ التوبہ: ۱۱۳)

اگر کسی کے والدین شرک (اکبر) پر مریں ہوں تو یہ اس کے لیے حرام ہے کہ وہ اللہ سے ان کے لیے مغفرت کی دعا کرے۔ جب رسول اللہ ﷺ کے چچا ابو طالب شرک پر مریں تو آپ ان کے لیے مغفرت کی دعا کرنا چاہتے تھے لیکن اللہ نے آپ کو ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔ (بخاری: ۴۶۷۵، مسلم: ۲۴، احمد: ۵۳۳/۵) اے اللہ کے بندے! تمہیں نہ تو اس کے لیے معافی مانگنی چاہئے اور نہ ہی مغفرت کی دعا کرنی چاہئے، اس کا معاملہ اللہ پر ہے جب تک وہ اس حال میں مرا کہ وہ قبروں کی پوجا کرتا تھا، اس کو پکارتا، اس سے مدد طلب کرتا تھا اور مردوں کی تعظیم کیا کرتا تھا۔ یہ شرک اکبر ہے، جیسا کہ کوئی بت کی پوجا کرے۔ ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

۶۔ **سوال:** صوفیوں کے عوام عید میلاد النبی مناتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہوئے کہ یہ کام عین اسلام ہے، یعنی وہ سمجھتے ہیں کہ یہ اسلام کی بنیاد ہے، دین اور عبادت ہے۔ اس طرح وہ مزاروں اور قبروں کی زیارت کرتے ہیں یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ دین کا حصہ ہے۔ تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: تم رسول ﷺ کی والدہ کے بارے میں کیا کہو گے؟ کیا وہ دین کی سمجھ رکھتی تھی؟ کیا رسول ﷺ کو ان کی مغفرت کی دعا کرنے کی اجازت دی گئی؟ کیا وہ اسلام کو گلے لگائی تھی (قبول کی تھی) یا نہیں؟ وہ جہالت کے دور میں تھی لیکن وہ معذور شمار نہیں کی گئی کیونکہ وہ اس زمانے میں تھی جہاں ابراہیم علیہ السلام کے دین کا کچھ حصہ باقی تھا اسی طرح عرب والے بھی اس دور میں تھے جہاں ابراہیم علیہ السلام کے دین کا حصہ بچا تھا لیکن انہوں نے اس کو برباد کر دیا اس وجہ سے معذور نہیں سمجھے جاتے تھے۔ اسی لیے ان کو کفر، جہالت اور شرک پر سزا دیا گیا۔ رسول ﷺ کو اپنی والدہ کے لیے مغفرت کی دعا کرنے کی اجازت نہیں دی گئی، اور ایک بار ایک شخص نے آپ ﷺ سے اپنے والد کے بارے دریافت کیا کہ میرے والد کہاں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا: بیشک میرے والد اور تمہارے والد دونوں جہنم میں ہیں۔ (مسلم، کتاب الایمان: ۲۰۳، ابوداؤد: ۴۷۱۸، مسند احمد: ۱۱۹/۳) حالانکہ اس کے والد دور جہالت میں فوت ہوئے تھے۔ تو ان کے بارے میں کیا خیال ہے جو مسلم معاشرے اور ماحول میں رہے ہیں! تو وہ کیسے (معذور) ہوں گے جبکہ ان کو اللہ کا تقویٰ اور اس کی عبادت کی نصیحت کی جاتی ہے، وہ ان کو مارتے اور قتل کرتے ہیں جو ان کو نصیحت کرتا ہے، ان کو وہابی اور دوسرے القاب لگا کر ان کی مذمت کرتے ہیں۔ وہ اللہ کی پکار (اللہ کی نصیحت) کو قبول نہیں کرنا چاہتے۔ وہ لوگ نیم حکیم اور علماء سو کے ذریعے گمراہ ہو رہے ہیں، جب کہ یہ ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان

بد معاش شعبہ بازوں کو چھوڑ کے دوسری جگہ (اہل علم اور اہل حق کی طرف) رجوع کریں۔ اسی طرح جب حق کی طرف بلانے والے ان کو بتائیں تو ان کو قرآن کی طرف لوٹنا چاہئے، جس میں اللہ فرماتے ہیں: ”یہ قرآن میری طرف وحی کی گئی ہے تاکہ میں تم لوگوں کو اور جس تک بھی یہ پہنچے اس کو باخبر کروں۔“ (سورۃ الانعام: ۱۳)

یہ ان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اس معاملے میں سستی کریں (یعنی نظر انداز کریں)۔ دوسری طرف حق کی دعوت دینے والوں کو چاہئے کہ وہ ان کو نصیحت کریں اور (اندھیرے سے) نور کی طرف بلائیں، کیونکہ اللہ ان سے ان کے علم کے بارے سوال کرے گا کہ اپنے علم کا کیا کیا؟ اللہ فرماتے ہیں: ”اور بیشک یہ (قرآن) آپ ﷺ اور آپ کے ماننے والوں کے لیے یاد دہانی ہے اور آپ سے اس بارے سوال کیا جائے گا۔“ (سورۃ الزخرف: ۴۴) اللہ ہمیں کامیابی عطا فرما!

۷۔ **سوال:** سائل یہ کہتا ہے کہ، یہ کہا جاتا ہے کہ میرے والد اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے جانور ذبح کیا کرتے تھے، وہ یہ بھی کہتا ہے کہ علماء کی عدم موجودگی (جو ان کو اس شرک کے بارے بتاتے اور سمجھاتے)، اس کی وجہ تھی، اب وہ اپنے والد کی طرف سے صدقہ اور حج کرنا چاہتا ہے۔ اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس کے والد نیکی اور احسانات کے لیے جانا جاتا تھا، تو اس کو ان باتوں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے جو غیر معتبر لوگوں کے ذریعہ اس کے والد کے بارے بری باتوں کا اظہار کیا جاتا تھا۔ یہ سنت ہے کہ اس کے لیے دعا کی جائے اور اس کی طرف سے صدقہ دی جائے۔ اس کو یہ عمل جاری رکھنا چاہئے جب تک کہ دو یا دو سے زیادہ عادل اور بھروسے مند گواہ اس بات کی تصدیق نہ کر دے کہ اس کے والد کو غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرتے اور اس سے دعا کرتے

دیکھا گیا تھا۔ جب ایک باریہ ثابت ہو جائے تو اب اس کو اپنے والد کے لیے دعا کرنے سے رُک جانا ہے۔ اس کے والد کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جب اللہ کے رسول ﷺ اپنی والدہ کی مغفرت کی دعا کرنے کی اجازت چاہی، اللہ نے ان کو اجازت نہیں دی لیکن جب آپ ﷺ ان کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو اس کی اجازت دے دی گئی۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اگر کوئی شرک (اکبر) کی حالت میں مرتا ہے بھلے ہی وہ جہالت میں تھا تو اس کے لیے (مغفرت کی) دعا کرنے کی، اس کے لیے نجات طلب کرنے کی، صدقہ دینا اور اس کے طرف سے حج کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ جب کہ (ایسا آدمی) جس تک اسلام کی خبر تک نہیں پہنچی ہو اور وہ اسی حالت میں مرتا ہے تو اس کا معاملہ اللہ پر ہے۔

جب کہ علماء کا صحیح نظریہ یہ ہے کہ اس کو قیامت کے دن آزمایا جائے گا، اگر وہ اللہ کے حکم کی اطاعت کرتا ہے تو جنت میں جائے گا لیکن اگر نافرمانی کرتا ہے تو جہنم کی آگ میں جائے گا۔

۸۔ سوال: دو گروہوں کے درمیان ایک تنازعہ پھوٹ پڑا اس بات کو لے کر کہ جو قبروں کی طواف کرتا ہے اور وہاں مدفون مردوں سے مدد طلب کرتا ہے کافر ہے۔ ایک کہتا ہے کہ یہ عمل شرک ہے اور وہ آدمی جو ایسا کرتا ہے توحید کے بارے میں جاہل ہونے کی وجہ سے معذور ہوگا۔ جبکہ دوسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ جو غیر اللہ کو مدد کے لیے پکارتا ہے وہ مسلم نہیں ہے، اور اپنے جہالت کی وجہ سے معذور نہیں سمجھا جائے گا، بلکہ جہالت کا عذر صرف معمولی اور فقہی مسائل میں لاگو ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان دونوں گروہوں میں سے کون صحیح ہے اور کون غلط ہے؟

جواب: صحیح بات اس کی ہے جو یہ کہتا ہے کہ جہالت اس کے لیے عذر نہیں ہوگا کیونکہ یہ

ضروری مسائل ہیں اور ایمان کی بنیاد میں سے ہے۔ نبی ﷺ نے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور دوسری بنیادی چیزوں سے پہلے اس کی (یعنی توحید اپنانے اور شرک چھوڑنے کی) تبلیغ کی۔ اس لیے مسلمان اس طرح کی بنیادی مسائل میں جہالت کی وجہ سے معذور نہیں ہوگا، خصوصاً وہ جو مسلم ماحول میں رہتے ہیں اور قرآن اور حدیث سنتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مردوں کو پکارنا، ان کے لیے نذر ماننا، ان سے دعا کرنا اور ان کو شفاء اور مدد کے لیے پکارنا شرک اکبر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقدس قرآن میں فرماتے ہیں: ”اور جو کوئی بھی اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے، یقیناً کافر کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔“ (سورۃ المؤمنون: ۱۱۷)

اس طرح اللہ انہیں ان کے (اس) عمل کی وجہ سے کافرون کہتا ہے۔ اللہ نے ایک جگہ فرمایا: ”یہی ہے اللہ تم سب کا پالنے والا اس کی سلطنت ہے، جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنتے اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو فریاد رسی نہیں کر سکتے، بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف انکار کر جائیں گے۔ آپ ﷺ کو کوئی بھی حق تعالیٰ جیسا خبردار خبریں نہ دے گا۔“ (سورۃ فاطر: ۱۳-۱۴)

اللہ تعالیٰ ان کے اس پکار کو شرک قرار دیتا ہے۔ مزید اللہ فرماتے ہیں: ”پس اللہ کے علاوہ کسی اور کو نہ پکارو۔“ (سورۃ الجن: ۱۳)، ”اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکے۔ پھر اگر ایسا کیا تو تم اس حالت میں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔“ (سورۃ یونس: ۱۰۶) جب کبھی بھی عام طور پر لفظ ”ظالمون“ قرآن میں آتا ہے تو یہ اللہ کے ساتھ شرک کو بتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔“ (سورۃ لقمن: ۱۳) یہ اس میں لاگو ہوگا کہ قبروں کا طواف کرنا اس نیت سے کہ

مردے کی قرب حاصل کی جائے جو کہ بالکل ایسا ہے کہ ان کو مدد کے لیے پکارا جائے اور یہ شرک اکبر ہے۔

جب کہ اگر کوئی آدمی یہ عمل کرتا ہے یہ سوچ کر کہ، یہ عمل اللہ کی عبادت میں سے ہے اور اس کا مقصد اس (اللہ) کی قربت ہو، جیسا کہ لوگ کعبہ کے ساتھ کرتے ہیں، اس کا یہ عمل بدعت ہے اور شرک کی طرف (لے جانے والی چیزوں میں سے) ایک خطرناک عمل ہے۔ اس کے علاوہ زیادہ تر لوگ جو قبروں کا طواف کرتے ہیں، اس کے ذریعہ وہ مردوں کی قربت کی نیت (عقیدہ) رکھتے ہیں اور ان سے جزا اور سفارش طلب کرتے ہیں جو کہ شرک اکبر ہے۔ اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

۹۔ **سوال:** کیا ایک شخص بنیادی توحید جو کہ دین کا مغز ہے، کے بارے میں جہالت کی وجہ سے معذور ہوگا؟ جہالت کی بنا پر ان کے شرک (اکبر) میں ملوث ہونے کی وجہ سے اس کو معین کر کے کافر قرار دینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: توحید کے معاملہ میں جہالت کی وجہ سے کوئی شخص معذور نہیں ہو سکتا جب کہ وہ مسلمانوں کے درمیان رہتا ہے اس کے برعکس جو کوئی مسلمانوں کے علاقہ سے بہت دور رہتا ہے اور اسلام سے جاہل ہے، اس کا حکم اللہ پر ہے۔ قیامت کے دن ان کا معاملہ اہل فترہ کی طرح ہوگا۔ ان کو وہاں آزمایا جائے گا اور اس کے مطابق ان کا حکم ہوگا۔ اس کے علاوہ جو کوئی مسلمانوں کے درمیان رہتا ہے اور اللہ اور رسول کی باتوں کو سنتا ہے، اس پر عمل نہیں کرتا بلکہ قبروں کی پوجا کرتا ہے اور ان سے مدد طلب کرتا ہے یا دین کا مذاق اڑاتا ہے، ایسا شخص کافر ہے۔ مسلم حکمران اسے توبہ کرائے گا اور اگر وہ توبہ نہیں کرتا ہے تو اس کو اس کے کفر کی وجہ سے قتل کیا جائے گا۔ یہی معاملہ اس کے ساتھ ہے جو دین کا مذاق اڑاتا ہے، اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو

حلال کرتا ہے، جیسے کہ زنا، خمر، اللہ کے قانون کے علاوہ کسی اور کے قانون سے فیصلہ کرنا یا یہ کہنا کہ اللہ کے ذریعہ نافذ کئے گئے قانون سے بہتر یہ قانون ہے، اس طرح کی چیزوں کو حلال قرار دینا (دین سے) ارتداد کے مانند ہے، ہم اللہ سے اس کی پناہ چاہتے ہیں۔ اس طرح ہر اسلامی حکومت پر واجب ہے کہ (ان پر) شریعت نافذ کرے۔ جو کوئی بھی ایسا عمل کرے جو اس کے اسلام کو ختم کر دیتا ہے، اس کو سمجھائے اور توبہ کی تلقین کرے، اور اگر وہ اپنے کفر سے بعض نہ آئیں تو انہیں قتل کر دے۔ اس کی دلیل میں نبی ﷺ کی حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو“۔ (بخاری: ۳۰۱۷، ابوداؤد: ۴۳۵۱) مزید بخاری و مسلم میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”وہ حکم دیتے تھے کہ مرتد لوگوں کو قتل کر دیا جائے اگر وہ توبہ نہ کرے۔ وہ کہتے تھے کہ یہ حکم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ہے۔“ (بخاری: ۴۳۴۲، ابوداؤد: ۴۳۵۴)

بہر حال اس طرح کا فیصلہ مسلم حکمران اور شرعی کورٹ کے ذریعہ لاگو کیا جائے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کا حکم مسلم حکمرانوں کے صحیح علم اور بصیرت پر لاگو ہوتا ہے۔ اللہ ہم سب کی خیر کرے۔ یقیناً اللہ سب کچھ سننے والا بہت قریب ہے۔

۱۔ **سوال:** کیا ایک مسلمان اپنی جہالت کی وجہ سے جب شرک اکبر کر رہا ہو، جیسا کہ غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کر رہا ہو یا اس کے لیے منت مان رہا ہو تو وہ معذور سمجھا جائے گا؟

جواب: اس کی دو قسمیں ہیں: ایک جس میں جہالت عذر بنے گا اور دوسرا جس میں جہالت عذر نہیں بنے گا۔

اگر وہ مسلمانوں کے درمیان رہتا ہے اور شرک اکبر کرتا ہے، جیسے غیر اللہ کی عبادت کرنا، تو وہ معذور نہیں ہوگا، اس لیے کہ وہ اپنے دین کو جاننے اور سمجھنے میں لاپرواہ ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی

اور کی عبادت کرنے میں جیسے مردہ، درخت، پتھر اور بت کی عبادت کرنے میں اس کی لاپرواہی اور جہالت کا عذر قابل قبول نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اور کافر لوگ جس چیز سے ڈرائے جاتے ہیں، منہ موڑ لیتے ہیں“۔ (سورۃ الاحقاف: ۳)

جب نبی ﷺ نے اللہ سے اپنی ماں، جو زمانہ جاہلیت میں فوت ہوئی تھی، کی مغفرت کی دعا کی اجازت چاہی تو ان کو اجازت نہیں دی گئی کیونکہ وہ اپنے قبیلے والوں کے دین پر (جو بتوں کی پوجا کرتے تھے) مری تھی۔ نبی ﷺ نے ایک شخص کے باپ کے بارے میں کہا کہ وہ جہنم میں ہے، جب آپ نے اس کا مایوس چہرہ دیکھا تو کہا کہ ”میرے والد اور تمہارے والد دونوں جہنم میں ہیں“۔ یہ اس لیے کہ وہ شرک کی حالت میں مرے تھے۔ یہ اس مشرک کا معاملہ ہے جو جہالت کے دور میں تھا، اس کے بارے میں کیا خیال ہے جو مسلمانوں کے ساتھ رہتا ہے اور البدوی، حسین، شیخ عبدالقادر جیلانی، نبی یا علی یا اور کسی کی عبادت کرتا ہے۔ یہ اور اس طرح کے لوگ معذور نہیں ہوں گے کیونکہ وہ لوگ شرک اکبر کا ارتکاب کرتے ہیں جبکہ وہ مسلمانوں کے درمیان رہتے ہیں اور قرآن اور سنت رسول ﷺ کو پڑھتے ہیں۔ وہ لوگ ان ذرائع سے منہ پھیر لیتے ہیں جو ان کے غیر شرعی عملوں کی نشاندہی کرتا ہے۔

جہاں تک دوسرے قسم کا تعلق ہے جس میں جہالت عذر ہے، وہ ان کی طرح ہے جو مسلم ممالک سے بہت دور رہتے ہیں اور اہل فترہ کی طرح ہیں۔ اس طرح کے لوگ معذور ہیں اور ان کا معاملہ اللہ پر ہے۔ صحیح نظریہ یہ ہے کہ انہیں روز قیامت آزمایا جائے گا اگر وہ فرمانبرداری کریں گے تو انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اس کے برعکس اگر وہ نافرمانی کریں گے تو جہنم میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اور ہم سزا نہیں دیتے جب تک کہ رسول نہ بھیجیں“۔ (سورۃ الاسراء: ۱۵)

اسی تعلق سے دوسری صحیح احادیث بھی ہیں۔ ابن قیم نے اس مسئلہ کو اپنی کتاب طریق

الحجرتین کے آخری حصے میں مکلف کے درجات کو بتاتے ہوئے بیان کیا ہے۔ آپ اس عمدہ کتاب سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

۱۱۔ **سوال:** اس شخص کا کیا حکم ہے جو شرک (اکبر) کی حالت میں مرتا ہے، بغیر یہ جانے ہوئے کہ وہ شرک کی حالت میں ہے؟

جواب: وہ جو شرک کی حالت میں مرتا ہے بہت ہی خطرناک (حالت میں) ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اور اگر فرضاً یہ حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ عمل کرتے تھے وہ سب اکارت ہو جاتے۔“ (سورۃ الانعام: ۸۸)

اللہ اور فرماتے ہیں: ”مشرکوں کے لیے لائق نہیں کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ جب کہ وہ خود اپنے کفر کے آپ ہی گواہ ہیں۔ ان کے اعمال غارت و اکارت ہیں، اور وہ دائمی طور پر جہنمی ہیں۔“ (سورۃ التوبہ: ۱۷)

اللہ اور فرماتے ہیں: ”اور انہوں نے جو جو اعمال کئے تھے، ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پرانگندہ ذروں کی طرح کر دیا۔“ (سورۃ الفرقان: ۲۳)

اللہ اور فرماتے ہیں: ”یقیناً اللہ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرے اُس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔“ (سورۃ النساء: ۴۸)

یہ ان کی سزا اور مقدر ہے ہر اس کے لیے جو شرک اکبر کرتا ہے۔ دنیا میں اس کا حکم یہ ہوگا کہ جب مرے گا تو اس کو غسل نہیں دیا جائے گا۔ اس کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کرنا چاہئے۔ جبکہ وہ، (یعنی) جس پر (اسلام کی) دعوت یعنی قرآن اور سنت نہیں پہنچی، اس کا معاملہ قیامت کے دن اہل فترہ کی طرح اللہ پر

ہے۔ صحیح رائے یہ ہے کہ قیامت کے دن وہ آزمائے جائیں گے۔ اگر وہ اطاعت کرتے ہیں تو جنت میں جائیں گے اور اگر نافرمانی کرتے ہیں تو جہنم میں جائیں گے۔

یہ مسئلہ تفصیل کے ساتھ ابن قیم کی کتاب طریق الحجرتین میں بیان کیا گیا ہے۔ جس میں وہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ قیامت کے دن آزمائے جائیں گے۔ ان کے پاس جن تک دعوت نہیں پہنچی، اللہ کے نبی ﷺ کو بھیجا جائے گا۔ وہ جو رسول کی اطاعت کرے گا وہ جنت میں جائے گا اور جو نافرمانی کرے گا جہنم میں جائے گا۔ اس طرح ان میں کچھ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور کچھ جہنم میں جائیں گے۔ اس طرح تمام ثبوت پایہ تکمیل تک پہنچ جائیں گے۔

بہر حال، اگر کوئی اپنے شرک سے جہالت میں ہو اس کا معاملہ اللہ پر ہے اور اس کا دنیاوی حکم ظاہر پر ہے۔ جو ظاہری طور پر شرک اکبر کرتا ہے اس کا حکم مشرکوں والا ہوگا۔ اور اس کا (آخرت کا) معاملہ اللہ پر ہے، جو ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

۱۲۔ **سوال:** کچھ اسلامی ممالک میں ہم غور کرتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں جو قبروں کا طواف کرتے ہیں، یہ نہیں جانتے ہوئے کہ یہ غلط ہے۔ ایسے لوگوں کا شرعی حکم کیا ہے؟ اور کیا ہم انہیں مشرک قرار دے سکتے ہیں؟

جواب: ایسے شخص کا شرعی حکم جو بتوں کو پکارتا ہے، ان سے مدد طلب کرتا ہے اور اسی طرح بالکل واضح ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ یہ سب عمل کفر اکبر ہے۔ لیکن اگر ایک شخص قبروں کا طواف اللہ کی عبادت کی نیت سے کرتا ہے، ویسا ہی جیسا کہ کعبہ کا طواف کرتا ہے، یہ سوچتے ہوئے کی قبروں کا طواف کرنا جائز ہے۔ اگر اس کا ارادہ اس عمل کے (یعنی قبروں کا طواف کے) ذریعہ اس کی (قبر والے کی) تقرب حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ صرف اللہ کی قربت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس طرح کے معاملے میں وہ شخص جو یہ عمل کرتا ہے بدعتی

سمجھا جائے گا لیکن کافر نہیں سمجھا جائے گا۔ قبروں کا طواف کرنا بدعت ہے ویسا ہی جیسا کہ قبروں پر نماز پڑھنا بدعت ہے۔ اس طرح کے تمام اعمال کفر کی طرف لے جاتے ہیں۔ زیادہ تر معاملے میں قبروں کے پجاری کا قبروں کی طواف کے ذریعہ قبر والوں کا تقرب حاصل کرنا ہوتا ہے۔ وہ لوگ ان کے تقرب حاصل کرنے کے لیے جانور ذبح کرتے ہیں اور ان کے لیے منت مانتے ہیں، اس طرح کے اعمال شرک اکبر ہے (جو کہ ایک مسلم کو اسلام سے باہر کر دیتا ہے)۔ جو کوئی بھی یہ عمل کرتے ہوئے مرتا ہے وہ کافر ہے۔ اس کو غسل نہیں دیا جانا چاہئے، نہ ہی اس کی نماز جنازہ پڑھنی چاہئے، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہئے۔ آخرت میں اس کا معاملہ اللہ پر ہے۔ اگر وہ ان لوگوں میں سے ہے جس تک (اسلام کی) دعوت نہیں پہنچی ہو تو اس کا حکم اہل فترہ کی طرح ہے۔ اس کی دلیل نبی ﷺ کی والدہ کا واقعہ ہے، جیسا کہ وہ نبوت کے دور سے قبل مر چکی تھی۔ وہ اپنے دور کے لوگوں کے مذہب (جو کہ شرک پر مبنی تھا) پر تھی۔ نبی ﷺ نے اللہ سے اپنی والدہ کے لئے مغفرت کی دعا کی اجازت طلب کی لیکن ان کو اپنی والدہ کے لئے مغفرت کی دعا کرنے کی اجازت نہیں دی گئی، کیونکہ وہ جاہلیت کے مذہب پر فوت ہوئی تھی اور اسی طرح ان کے والد کا معاملہ ہے۔ جب نبی ﷺ سے آپ کے والد کے بارے میں پوچھا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیشک میرے والد اور تمہارے والد دونوں جہنم میں ہیں۔“ اُن کے والد جاہلیت میں اپنے دور کے لوگوں کے دین پر فوت ہوئے تھے (جو کہ شرک پر مبنی تھا) اس لئے ان پر کافر کا حکم لگایا گیا۔ لیکن جس تک اس دنیاوی زندگی میں دعوت نہیں پہنچی اور وہ جہالت میں ہی مر گیا تو اس کو قیامت کے دن آزمایا جائے گا، علماء کے درمیان صحیح رائے یہی ہے۔ اگر وہ اطاعت کرتے ہیں تو جنت میں داخل کئے جائیں گے اور نافرمانی کریں گے تو جہنم میں جائیں گے۔

یہ ان تمام لوگوں پر لاگو ہوگا جس تک (اسلام کی) دعوت نہیں پہنچی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ

نے فرمایا: ”اور ہم سزا نہیں دیتے جب تک کہ رسول نہ بھیج دیں“۔ (سورۃ الاسراء: ۱۵)

جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جس تک قرآن اور نبی ﷺ کی تعلیمات پہنچ گئی لیکن وہ لوگ توجہ نہیں دیئے، دلائل ان پر قائم ہو چکی، اور جو اس کا انکار کرتا ہے تو اس کے پاس کوئی عذر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (اے نبی ﷺ! آپ کہہ دیجئے) میرے پاس یہ قرآن وحی کی گئی ہے تاکہ میں اس قرآن کے ذریعہ سے تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو ڈراؤں۔ (سورۃ الانعام: ۱۹) اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس تک یہ قرآن پہنچ گیا، اس کو اس (قرآن) کے ذریعہ خبردار کر دیا گیا۔ اللہ فرماتے ہیں: یہ قرآن تمام لوگوں کے لیے پیغام ہے کہ اس کے ذریعہ سے وہ ہوشیار کر دیے جائیں۔ (سورۃ ابراہیم: ۵۲)

اس لیے جس تک قرآن اور اسلام پہنچ گیا لیکن وہ اس کو قبول نہیں کیا، (تو اس پر) کافروں والا حکم لگے گا۔ صحیح روایت میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس امت کا کوئی بھی یہودی یا عیسائی میرے بارے میں سنتا ہے اور جو کچھ میں دے کر بھیجا گیا ہوں اس پر ایمان لائے بغیر مرتا ہے تو وہ جہنمیوں میں سے ہے۔ (مسلم: ۱۵۳، مسند احمد: ۲/۳۵۰) اس حدیث میں نبی ﷺ نے صرف سننے کو (جو آپ ﷺ پر نازل کیا گیا ہے)، سننے والوں پر دلیل بنایا ہے (جو اس کو نہیں مانتا ہے یا اس کا انکار کرتا ہے)۔

جو کوئی بھی اس کا انکار کرتا ہے جبکہ مسلمانوں کے علاقے میں رہتا ہے تو وہ کافروں کے حکم میں ہوگا۔ جبکہ آخرت میں اس کا معاملہ اللہ پر ہوگا۔ اگر وہ ان میں سے ہے جس تک (اسلام کی) دعوت نہیں پہنچی یا وہ کبھی نبی ﷺ کی تبلیغ (جس چیز کو دے کر آپ ﷺ بھیجے گئے تھے) کو نہیں سنا، تو وہ قیامت کے دن آزمائیں جائیں گے۔ الاسود ابن ساریہ کی روایت کردہ حدیث کے مطابق ”ایک آگ یا شعلوں کی وادی ظاہر کیا جائے گا اور ان سے اس میں

داخل ہونے کو کہا جائے گا اگر وہ اطاعت کریں گے تو وہ آگ ان کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائے گی، لیکن اگر وہ انکار کریں گے تو آگ ان کو چاروں طرف سے گھیر لے گی اور ان کو آگ میں لے جایا جائے گا۔“ (احمد: ۲۴/۴، ابن حبان: ۷۳۵۷) اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت کرے۔

نتیجتاً اگر کوئی (اسلامی) دعوت کو نہیں جانتا، بہت دور دراز علاقے کی وجہ سے یا اسلامی دعوت (کے آنے) سے پہلے پیدا ہوا اور مرایا جو دعوت کو جانتا تھا لیکن وہ پاگل، ذہنی طور پر بیمار یا بہت زیادہ ضعیف ہونے کی وجہ سے نہیں سمجھ سکا، تو وہ اور اس طرح کے دوسرے لوگ اور مشرکوں کے بچے جو دعوت پہنچنے سے پہلے بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے، ان کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ یقیناً اللہ بہتر جانتے ہیں کہ وہ کیا عمل کرتے۔ یہ نبی ﷺ کا جواب تھا جب آپ ﷺ سے ایسے لوگوں کے بارے پوچھا گیا تھا۔ قیامت کے دن اللہ ان کو عقل اور سمجھ دیں گے اور ان کی آزمائش ہوگی، جو کامیاب ہو گا وہ جنت میں داخل کیا جائے گا اور جو ناکام ہو گا اس کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

۱۳۔ سوال: معزز شیخ! آپ ایک سوال کے جواب میں کہتے ہیں کہ کب جہالت عذر بن سکتا ہے اور آپ نے کہا کہ اس میں مفصل وضاحت کی ضرورت ہوتی ہے اور (کہا) کہ کوئی بھی عقیدے کے متعلق جہالت کی وجہ سے معذور نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر ایک شخص کے اندر مردوں سے مدد طلب کرنے اور اسی طرح کے دوسرے ممنوع اعمال کرنے کی عادت نہیں تھی، لیکن جہاں تک میں جانتا ہوں وہ ایک بار ایسا کیا تھا، (یعنی) وہ اللہ کے رسول ﷺ سے (غیبی) مدد طلب کی تھی (یعنی رسول ﷺ کو اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے پکارا تھا) جبکہ اس کو اس بات کی خبر نہیں تھی کہ ایسا کرنا حرام اور شرک ہے۔ اس کے بعد اس نے حج کیا اور

کسی نے اس کو یہ نہیں کہا کہ جو وہ کیا تھا، وہ حرام تھا۔ جہاں تک میں جانتا ہوں مرنے تک کا اس کو اس بات کا علم نہیں تھا (کہ وہ عمل جو اس نے کیا تھا وہ حرام اور شرک تھا) وہ شخص نمازیں پڑھا کرتا تھا اور اللہ سے (اپنی) مغفرت کی دعا کیا کرتا تھا لیکن اس کو یہ نہیں معلوم تھا کہ جو اس نے کیا تھا وہ حرام تھا۔ کیا ایسا آدمی جو ایسا عمل صرف ایک بار کیا اور اس کو بغیر حرام سمجھے (یعنی اس عمل کو برا اور شرک سمجھے بغیر اور اس سے توبہ کئے بغیر) مر گیا، مشرک سمجھا جائے گا؟ واضح کریں، اللہ آپ کو بہتر جزا عطا کرے۔

جواب: اگر وہ شخص اس کے بعد توبہ کر لیتا ہے اور اللہ سے معافی مانگ لیتا ہے تو یہ حکم اس پر لاگو نہیں ہوگا اور اس کو ایک مسلم ہی سمجھا جائے گا۔ جبکہ اگر وہ غیر اللہ سے مدد طلب کرتا رہتا ہے اور توبہ نہیں کرتا ہے تو وہ مشرک سمجھا جائے گا بھلے ہی وہ نماز پڑھتا ہو اور روزے رکھتا ہو جب تک کہ اپنے شرک سے توبہ نہ کر لے۔ اگر ایک شخص اللہ کو اور اس کے رسول ﷺ کو گالی دیتا ہے یا دین کو، جنت اور جہنم کو گالی دیتا ہے تو اس کو اس کا کوئی فائدہ نہیں کہ وہ نماز پڑھتا ہے اور روزے رکھتا ہے کیونکہ یہ سب (اس کے) اسلام کو باطل کر دیتا ہے اس طرح ان کے اعمال باطل ہیں جب تک کہ توبہ نہ کر لے۔ یہ ایک بہت ہی اہم اصول ہے جو اللہ تعالیٰ (اپنی کتاب) میں فرماتے ہیں: ”اور اگر وہ لوگ اللہ کی عبادت میں کسی اور کو شریک کرتے تو ان کے اعمال جو وہ کیا کرتے تھے ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتے۔“ (سورۃ الانعام: ۸۸) اللہ مزید فرماتے ہیں: ”یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں میں سے ہو جائے گا، بلکہ تو اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا۔“ (سورۃ الزمر: ۶۵-۶۶)

نبی ﷺ کی والدہ دورِ جہالت میں فوت ہوئی تھی اور آپ ﷺ ان کے لیے اللہ سے

مغفرت مانگنے کی اجازت چاہی لیکن ان کو اجازت نہیں دی گئی۔ جب آپ ﷺ سے اپنے والد کے بارے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”میرے والد اور تمہارے والد دونوں جہنم میں ہوں گے۔“ کیونکہ وہ دور جہالت میں فوت ہوئے تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر کوئی شرک (اکبر) کی حالت میں فوت ہوتا ہے تو اس کے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کرنے کی اجازت نہیں ہے اور نہ ہی اس کی طرف سے صدقہ دینے کی اجازت ہے جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے توبہ کی تھی۔ یہ علماء کے نزدیک معروف قائدہ ہے۔ اللہ ہم سب کو کامیابی عطا فرمائے!

۱۴۔ **سوال:** جہالت کی وجہ سے معذور شخص، خصوصاً توحید کے متعلق (جہالت) کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ مہربانی کر کے وضاحت کریں۔ اللہ آپ کو بہتر جزا عطا فرمائے۔

جواب: عقیدہ سب سے اہم چیز ہے اور سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔ اس کا جوہر اللہ پر ایمان لانا، اس کے فرشتوں پر، کتابوں پر، رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لانا ہے۔ آپ کو اس بات پر بھی ایمان لانا ہے کہ صرف اللہ ہی عبادت کے لائق ہے اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اور ایمان والوں کو اس بات کی بھی گواہی دینی ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں جن کو اللہ نے انسان اور جن دونوں کے لیے بھیجا ہے۔ یہ تمام چیزیں بہت اہم ہیں اور عقیدے کی بنیاد اور جڑ ہے۔ اس طرح یہ تمام مرد اور عورت کے لیے واجب ہے (کہ اس پر ایمان لائے)۔ یہ مذہب (اسلام) کی بنیاد ہے۔ اس بات پر بھی ایمان لانا واجب ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے جو روز آخرت، جنت، جہنم، حساب و کتاب، سزا اور جزاء اعمال نامے کا پھیلانا، اس کے اعمال کا اس کے دائیں یا

بائیں کندھوں پر لکھا جانا، اعمال کا وزن ہونا، اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی قرآن اور (صحیح) حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

اس طرح کے بنیادی مسائل میں جہالت عذر نہیں ہوگا۔ جبکہ ایسے شخص پر یہ واجب ہے کہ وہ ان مسائل کو جانے۔ اس طرح کے بنیادی مسائل سے جہالت کا دکھاوا نہیں چلے گا جبکہ وہ مسلم علاقے میں رہتا ہے اور اللہ کی قرآن اور نبی ﷺ کی حدیث اس تک پہنچ گئی ہے۔ وہ غافل، لا تعلق اور کشمکش کا شکار ہے۔ اس طرح ایسے لوگوں کے لیے کوئی عذر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”کیا آپ اسی خیال میں ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے اور سمجھتے ہیں۔ وہ تو نرے چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے۔“ (سورۃ الفرقان: ۴۴) اللہ اور فرماتے ہیں: ”اور ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لیے پیدا کئے ہیں، جن کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے اور جن کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے نہیں دیکھتے اور جن کے کان ایسے ہیں جن سے نہیں سنتے۔ یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں، یہی لوگ غافل ہیں۔“ (سورۃ الاعراف: ۱۷۹) مزید اللہ ایسے لوگوں کے بارے فرماتے ہیں: ”ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنالیا ہے اور خیال رکھتے ہیں کہ وہ راست پر ہیں۔“ (سورۃ الاعراف: ۳۰)

بہت سی اور آیتیں ہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہالت، لاپرواہی اور دوری اختیار کرنے کی وجہ سے عذر نہیں دیتے ہیں۔ جہاں تک ایسے لوگوں کا تعلق ہے جو مسلمانوں سے بہت دور رہتے ہیں یعنی دور دراز کے علاقے جہاں مسلمان نہیں ہیں اور قرآن اور حدیث ان تک نہیں پہنچا تو وہ معذور ہیں۔ اگر وہ ایسی حالت میں مرتے ہیں تو ان کا حکم اہل فترہ کی طرح ہے جو کہ قیامت کے دن آزمائے جائیں گے، ان میں سے جو اطاعت کریں گے وہ جنت میں جائیں گے اور جو نافرمانی کریں گے وہ جہنم میں جائیں گے۔ جہاں تک ایسے مسئلے کا تعلق ہے جس کے بارے

میں کچھ لوگ نہیں جانتے جیسا کہ نماز، زکوٰۃ اور حج کے کچھ مسائل، تو اس طرح کے معاملے میں لوگ معذور ہو سکتے ہیں۔

اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ بہت سے لوگ ان مسائل کو نہیں سمجھ پاتے ہیں۔ اس طرح یہ دوسرا مسئلہ آسان ہے۔ پھر بھی یہ ہر ایمان والے پر واجب ہے کہ وہ پڑھے اور اپنے دین کو سمجھے اور علماء سے پوچھے۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا: ”اگر تمہیں نہیں معلوم تو اہل علم سے پوچھو“۔ (سورۃ النحل: ۴۳) حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو کہا: ”جنہوں نے بغیر علم کے فتویٰ دیا تھا، کیا وہ پوچھ نہیں سکتے تھے جب ان کو نہیں معلوم تھا، یقیناً پوچھنے سے جہالت دور ہوتی ہے“۔ (ابوداؤد: ۲۸۴) آپ ﷺ نے مزید فرمایا: ”اگر اللہ کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا کرتا ہے“۔ (بخاری: ۶۹، مسلم: ۱۷۱۹) اس طرح ہر مسلمان مرد و عورت پر یہ واجب ہے کہ دین کے (ضروری) مسائل کو سیکھے اور جس مسائل کے بارے میں علم نہ ہو اس کی تحقیق کرے اور اپنی جہالت پر ہی قائم نہیں رہے اور غفلت نہیں برتے کیونکہ وہ اللہ کی عبادت اور فرما برداری کے لیے پیدا کیا گیا ہے اور اس کو بجالانے کا واحد ذریعہ علم ہے۔ یہ غفلت اور دوری اختیار کرنے سے حاصل نہیں ہوگا بلکہ علم حاصل کرنا واجبات اور ضروریات میں سے ہے۔ لا علم شخص کو سیکھنے اور سمجھنے کے لیے اہل علم کی طرف رجوع کرنی چاہیے۔

۱۔ سوال: مصر کے ایک مسلمان بھائی سوال کرتے ہیں، اپنی جہالت کی وجہ سے کون معذور ہوگا؟ کیا ایک شخص فقہی مسائل، عقیدہ اور توحید سے جہالت کی وجہ سے معذور ہو سکتا ہے؟ اس تعلق سے علماء کا کیا کردار ہے؟

جواب: جہالت کا عذر ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں بہت تفصیل کی ضرورت ہے۔ ہر کوئی

اپنی جہالت کی وجہ سے معذور نہیں ہو سکتا، اس معاملے میں جہالت کا عذر قبول نہیں ہوگا جو واضح طور پر نبی ﷺ اور قرآن کے ذریعہ بتایا جا چکا ہے اور وہ جو مسلمانوں کے درمیان عام ہے، خصوصاً عقیدے اور دین کے بنیادی اصول کے تعلق سے۔ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو بھیجا کہ آپ لوگوں کو ان کے دین کو بتائیں اور ان کے لیے وضاحت کریں، اور یقیناً آپ ﷺ نے پیغام کو پہنچایا، قوم کو دین کی حقیقت واضح کی، ہر چیز بیان کیا اور انہیں صحیح راستے پر چھوڑا۔ مزید قرآن میں ہدایت اور نور ہے۔ کچھ تعلیمات دین کے بالکل بنیادی اور عام طور پر مسلمانوں میں جانا جاتا ہے۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ شرک اور غیر اللہ کی عبادت کرنا حرام نہیں ہے، نماز، رمضان کے روزے یا زکوٰۃ فرض نہیں ہیں یا حج واجب نہیں ہے تو اس کی یہ بات جہالت کی وجہ سے قبول نہیں ہوگی (اور وہ معذور نہیں ہوگا) کیونکہ وہ مسلمانوں کے درمیان رہتا ہے اور یہ سب مسائل ہر شخص جانتا ہے۔ یہ سب دین کی ضروریات میں سے ہے اور ہر مسلمان اسے جانتا ہے، اس طرح ایسے لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے معذور نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح کچھ لوگ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ لوگ نہیں جانتے کہ ایسا کرنا حرام ہے جو مشرک کرتے ہیں، جو قبروں کی زیارت کرتے ہیں، بتوں کو پکارتے ہیں، ان سے دعائیں کرتے ہیں، ان کے لیے ذبح کرتے ہیں اور منت مانتے ہیں۔ دوسرے مشرک پتھروں، درختوں، جنوں، فرشتوں، نبیوں اور کسی سے بھی شفا اور کامیابی طلب کرتے ہیں۔ یہ تمام اعمال شرک اکبر ہیں اور دین کے ضروری معلومات میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس حقیقت کو قرآن میں دکھاتا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ مکہ میں تیرہ سال رہے اس دوران وہ لوگوں کو شرک سے خبردار کرتے رہے۔ انہوں نے لوگوں کو اکیلے ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دی اور انہیں قرآن سنایا، جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اور تیرا رب صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا۔“ (سورۃ الاسراء: ۲۳) اللہ فرماتے ہیں: ”ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ

ہی سے مدد چاہتے ہیں۔“ (سورۃ الفاتحہ: ۵) اور فرماتے ہیں: ”اُنہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں۔“ (سورۃ البینۃ: ۵) اور فرماتے ہیں: ”پس آپ اللہ ہی کی عبادت کریں، اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے۔“ (سورۃ الزمر: ۲-۳) اللہ اور فرماتے ہیں: ”آپ ﷺ فرما دیجیے کہ یقیناً میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا ہوں۔“ (سورۃ الانعام: ۱۶۲-۱۶۳) اللہ نبی ﷺ کو بتاتے ہیں: ”یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر دیا ہے۔ پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔“ (سورۃ الکوثر: ۱-۲) اور اللہ مزید فرماتے ہیں: ”اور یہ کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کے لیے خالص ہیں پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پُکارو۔“ (سورۃ الجن: ۱۸) اللہ فرماتے ہیں: ”جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پُکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے۔ بیشک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں۔“ (سورۃ المومنون: ۱۱۷)

دین کا مذاق اڑانا، حقیر جاننا، بے عزتی کرنا یہ تمام اعمال کفر اکبر ہے جس کا کرنے والا جہالت کی وجہ سے معذور نہیں ہو سکتا۔ یہ دین کی ضروری معلومات میں سے ہے کہ دین کو لعنت کرنا، نبی کا مذاق اڑانا، دین کا مذاق اڑانا یہ سب کفر اکبر ہے۔ اللہ فرماتے ہیں: ”کہہ دیجیے کہ اللہ، اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لیے رہ گئے ہیں؟ تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد بے ایمان ہو گئے۔“ (سورۃ التوبہ: ۶۵-۶۶)

اس طرح یہ علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ دین کی بنیادی معلومات کو لوگوں تک پہنچائیں تا کہ وہ لوگ (جہالت کی وجہ سے) معذور نہ ہوں اور اس طرح وہ ان حرام اعمال سے توبہ کرائیں جیسے کہ مردوں کو پکارنا اور ان سے مدد طلب کرنا جہاں کہیں بھی یہ ہوں۔ چاہے وہ مصر میں

ہوں، سیریا، لبنان، جارجیا، فلسطین، عراق، مدینہ نبی ﷺ کے قبر پر، مکہ یا کہیں بھی ہوں۔ عام لوگ اور خصوصاً حاجیوں کو اس میں ضرور توجہ دینی چاہیے اور شریعت اور اسلام کی تعلیمات کو سیکھنا چاہیے۔ علماء کی خاموشی لوگوں کو جہالت کی طرف لے جاتی ہے، نتیجتاً علماء کو ہر جگہ صحیح دین کو پہنچانا چاہیے۔ ان کو توحید سکھانا اور شرک کے اقسام کو بتانا چاہیے تاکہ وہ اس سے اجتناب کریں اور صرف اللہ کی عبادت کریں۔ شرکیہ اعمال کی کچھ مثالیں یہ ہیں، جیسے بدوی، حسین، شیخ عبدالقادر جیلانی، نبی ﷺ کی قبر مدینہ میں اور دوسرے قبروں میں ہوتا ہے۔ اس طرح علماء کو ضرور لوگوں کو ان اعمال سے خبردار کرنا چاہیے اور ان کو یہ بتانا چاہیے کہ عبادت صرف اللہ کے لیے خاص ہے، بغیر اس کے ساتھ کسی کو شریک کیے ہوئے۔ اللہ فرماتے ہیں: ”انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں۔“ (سورۃ البینہ: ۵) اللہ فرماتے ہیں: پس آپ اللہ ہی کی عبادت کریں، اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے۔“ (سورۃ الزمر: ۲-۳) اللہ فرماتے ہیں: ”اور تیرا رب صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا۔“ (سورۃ الاسراء: ۲۳)

اسی طرح مسلم ممالک اور دوسرے علاقے جہاں مسلمان بہت کم ہیں، وہاں علماء کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو توحید سکھائیں اور اللہ کی عبادت کے صحیح معنی بیان کریں اور ساتھ ساتھ وہ لوگوں کو شرک سے ڈرائیں جو کہ سب سے بڑا گناہ ہے اور ان کو بتائیں کہ اللہ نے جن اور انس کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں: ”میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔“ (سورۃ الذریت: ۵۶) اللہ کی عبادت یہ ہے کہ صرف اس کی اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کی جائے، اکیلے اللہ کی عبادت پورے اخلاص اور اس کی قربت حاصل کرتے ہوئے کی جائے۔ اللہ فرماتے ہیں: ”اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ

تم متقی ہو جاؤ۔“ (سورۃ البقرۃ: ۲۱)

جب کہ دوسری طرف کچھ مسائل ایسے ہوتے ہیں جس کے بارے ہر شخص نہیں جانتا ہے جیسا کہ نماز، روزہ اور لین دین کے مسائل وغیرہ۔ ان مسائل میں جہالت عذر بن سکتا ہے۔ مثال کے طور پر نبی ﷺ نے ایک شخص کو معذور قرار دیا جب وہ احرام والے علاقے میں ایک لمبا چادر پہنے ہوئے داخل ہو گیا جو کہ کیچڑ سے لگ کر گندہ ہو رہا تھا۔ نبی ﷺ نے اس سے کہا: ”اپنے جسم سے گندگی صاف کرو اور جیسا حج میں کرتے ہو ویسا ہی عمرہ میں کرو۔“ آپ ﷺ نے اس کو فدیہ دینے نہیں کہا بلکہ وہ اپنے جہالت کی وجہ سے معذور ہوا۔ اور بھی کئی مسائل ہیں جو ہر شخص نہیں جانتا، اس کو بتایا جاتا ہے۔

جب کہ عقائد اور اسلام کی بنیاد کو نقصان پہنچانے اور عام طور پر معلوم شدہ حرام فعل کی وجہ سے کوئی شخص معذور نہیں ہوگا۔ مثال کے طور پر ایک شخص مسلمانوں کے درمیان رہتا ہے اور اپنی جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے زنا، والدین کی نافرمانی یا لواطت جیسی حرام فعل کی حرمت کو نہیں جانتا تو وہ اپنی جہالت کی وجہ سے معذور نہیں ہوگا۔ بلکہ ان کے اوپر حد لاگو کیا جائے گا کیونکہ یہ تمام اعمال مسلمانوں کے درمیان واضح طور پر معلوم شدہ ہے کہ یہ سب حرام فعل ہے۔

اس کے باوجود اگر کوئی شخص ایسی جگہ رہتا ہے جہاں اسلام کی دعوت نہیں پہنچی یا افریقہ میں ہو جہاں مسلم نہیں ہیں تو وہ جہالت کی وجہ سے معذور ہوگا اگر وہ اسی حالت میں مرتا ہے تو اس کا معاملہ اللہ پر ہے اور وہ اہل فترہ کی طرح ہے جس کے متعلق سب سے زیادہ صحیح نظریہ یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن آزمائے جائیں گے، اگر وہ اللہ کی فرامبرداری کریں گے تو جنت میں جائیں گے اور اگر نافرمانی کریں گے تو جہنم میں جائیں گے۔ (طبرانی فی الکبیر: ۸۳/۲۰، الاوسط: ۷۹۵۱، احمد: ۲۴/۲، ابن حبان: ۷۳۵۷) جبکہ مسلم معاشرے میں رہنے

والے اگر کفر کرتے ہیں اور اسلام میں واضح طور پر حرام فعل کا انکار کرتے ہیں تو اس کا معاملہ الگ ہے۔ وہ شخص معذور نہیں ہوگا کیونکہ یہ بالکل واضح مسائل ہیں اور وہ مسلم معاشرے میں رہتا ہے۔ تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ وہ روزوں کا اہتمام کرتے ہیں، حج کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ زنا، شراب، والدین کی نافرمانی یہ سب حرام فعل ہے۔ یہ تمام چیزیں عام طور پر مسلمان جانتے ہیں اور ان کو معذور سمجھنا بالکل بے بنیاد اور بے اثر بات ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ

۱۶۔ **سوال:** عقیدہ سے متعلق معاملات میں جہالت کے لئے عذر دینے کا حکم کیا ہے؟
جواب: ایک شخص غیر واضح مسائل میں تو اپنی جہالت کی وجہ سے معذور ہو سکتا ہے لیکن دین کے بنیادی اور اہم عقائد جیسے، توحید اور نماز سے جہالت کی وجہ سے معذور نہیں ہوگا۔ اگر ایک شخص مسلمانوں کے درمیان رہتا ہے اور نماز، زکوٰۃ اور روزہ کے فرضیت کے بارے میں نہیں جانتا ہے (یعنی اس کو معلوم ہی نہیں ہے کہ یہ سب کیا ہے) تو وہ اپنی جہالت کی وجہ سے معذور نہیں ہوگا۔ اسی طرح وہ شخص بھی معذور نہیں ہوگا جو زنا، ہم جنسی اور شراب کے حرمت سے لاعلم ہے۔

جبکہ دوسری طرف وہ لوگ جو لاعلمی کی بنا پر اللہ کے کچھ صفات کا انکار کرتے ہیں معذور ہوتے ہیں۔ عام لوگ یا وہ جو مسلمانوں کے علاقے سے بہت دور رہتے ہیں، جیسا کہ امریکہ کے دور دراز علاقے یا افریقہ کے دور ساحلی علاقے میں رہنے والے، ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اللہ کے صفات کے بارے میں نہیں جانتے ہوں، وہ لوگ اہل فترہ کی طرح سمجھے جائیں گے۔ اس معاملے میں ان کو اللہ کی صفات کے بارے میں بتانا چاہیے اور ان کو کافر قرار نہیں دینا چاہیے جب تک کہ اس کے سامنے سب کچھ واضح نہ کر دیا جائے۔ اگر وہ اپنے کفر میں اڑا رہے تو

اس پر حد قائم کی جائے گی۔

مسلم حکمران کے ذریعہ اس پر حکم لگایا جائے گا۔ ایک شخص غیر واضح مسائل میں جہالت کی وجہ سے معذور ہوتا ہے اور اللہ ان کو اہل فترہ کی طرح بلائیں گے۔ صحیح روایت سے یہ ثابت ہے کہ ان کو قیامت کے دن آزمایہ جائے گا۔ جو آزمائش میں کامیاب ہو گا وہ جنت میں جائے گا اور جو نافرمانی کر کے ناکام ہو گا تو اللہ اس کو جہنم میں ڈالے گا۔ اس دنیا میں اس کا معاملہ مسلم حکمران پر ہے۔

ان لوگوں کو ان مسائل کے بارے وضاحت کی جائے گی اور اس کے باوجود بھی اگر وہ اپنے نظریے پر اڑا رہا تو اس پر حد قائم کی جائے گی۔ اگر ایک شخص مسلمانوں کے درمیان رہتا ہے اور نماز، روزہ، زکوٰۃ اور جہاد جیسے معاملے میں جہالت اور لاعلمی کا مظاہرہ کرتا ہے تو حکمران کو اس پر حد قائم کرنی چاہئے کیونکہ یہ توہین رسالت میں سے ہے۔

⑧ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (علمی تحقیقات اور فتاویٰ جات کی دائمی کمیٹی)

۱۔ **سوال:** ہمارے پاس گاؤں میں تبلیغ کرنے والے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو شخص جن کے لیے جانور ذبح کرتا ہے اس کی نہ نماز صحیح ہے اور نہ حج، پس میں نے جب ان سے یہ بات سنی تو میں نے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر لی کہ میں آئندہ دنوں میں جن کے لیے قربانی نہیں کروں گا اور میں حج کر چکا ہوں، اور وہ کہتے ہیں کہ تیرا حج باطل ہے، تو کیا میرا حج باطل ہے یا صحیح ہے؟ پس اگر حج نہیں ہوا تو میں عنقریب دوبارہ حج کروں گا؟

جواب: جن کے لیے جانور ذبح کرنا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے، اور اگر ایسا

کرنے والا بغیر توبہ کیے مر گیا تو وہ ہمیشہ کے لیے آگ میں رہے گا، اور شرک کے ساتھ کوئی عمل درست نہیں ہوتا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے: ”اور اگر فرضاً یہ حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے تھے وہ سب اکارت ہو جاتے۔“ (سورۃ الانعام: ۸۸)

پس اللہ کریم کا شکر ہے کہ اس نے آپ کو ایسے گناہ سے توبہ کی توفیق بخشی جس کے ساتھ کوئی عمل قبول نہیں کیا جاتا، اور آپ پر نئے سرے سے حج ہے، اور اگر آپ نے سچی توبہ کی ہے تو اللہ کا توبہ کرنے والے سے بخشش کا اور گناہوں کو نیکیوں میں بدلنے کا وعدہ ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ”اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے، نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔ اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔ سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کی گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔“ (سورۃ الفرقان: ۶۸-۷۰) وباللہ التوفیق۔ وصلى الله على

نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم
 علمی تحقیقات اور فتاویٰ جات کی دائمی کمیٹی: ① شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، ② شیخ عبدالرزاق العفیفی، ③ شیخ عبداللہ الغدیان اور ④ شیخ عبداللہ القعود رحمۃ اللہ علیہم

۲۔ **سوال:** کچھ زمانہ پہلے ہم لوگ شرک (غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرنے میں) مبتلا تھے، ہم لوگ مردوں کے نام پر جانور ذبح کیا کرتے تھے۔ ہم میں سے بعض لوگ اس حال میں وفات پا چکے ہیں کہ وہ غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کیا کرتے تھے، حالانکہ وہ نماز پڑھتے تھے،

روزہ رکھتے تھے اور حج کرتے تھے، ان میں ہمارے آباء و اجداد اور بہت سے لوگ شامل ہیں جن کا جہالت کی حالت میں انتقال ہو گیا، وہ بالکل ناخواندہ اور اُمی تھے۔

اس سلسلہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا ہم ان کے لئے استغفار اور صدقہ کر سکتے ہیں؟ یہ سوال مردوں سے متعلق ہے، جہاں تک زندوں کا تعلق ہے تو ان تک دعوت پہنچ چکی ہے، لیکن بعض لوگ جہالت کے غلبہ کی وجہ سے اب تک اس پر مطمئن نہیں ہوئے ہیں، اس طرح کے لوگوں کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ بالخصوص اس صورت میں کہ بعض نوجوانوں نے ان سے قطع تعلق کر لیا ہے، اور انہیں کافر قرار دیتے ہیں، اس کا جواز بھی ان کے پاس موجود ہے، یہ کہتے ہیں: ان لوگوں کے پاس دعوت حق پہنچ چکی ہے لیکن انہوں نے اسے قبول نہیں کیا۔

جواب: پہلی بات: مردوں سے حصول قربت اور ان کی تعظیم کے مقصد سے جانور ذبح کرنا شرک اکبر ہے، اس لئے کہ قربانی صرف اللہ کے لئے ہو سکتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”آپ فرما دیجئے کہ بالیقین میری نماز میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہانوں کا مالک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا ہوں۔“ (سورۃ الانعام: ۱۶۲-۱۶۳) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔“ (سورۃ الکوثر: ۲) اور نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے اس پر جس نے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا۔“ (مسلم: ۱۹۷۸، نسائی: ۴۴۲۲، مسند احمد: ۱۰۸/۱) جو لوگ حالت شرک میں مر گئے ان کے لئے استغفار کرنا، اور ان کی طرف سے صدقہ دینا جائز نہیں ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ

لوگ دوزخی ہیں۔“ (سورۃ التوبہ: ۱۱۳)

دوسری بات: آپ کے یہاں زندہ لوگوں میں سے جو اولیاء کا قرب حاصل کرنے اور ان کی تعظیم کے لئے جانور ذبح کرتا ہو، اس کے سامنے شرعی حکم بیان کیا جائے، اور اسے بہترین طریقہ سے نصیحت کی جائے، ممکن ہے کہ اللہ اسے آپ کے ہاتھوں پر ہدایت دے دے، لیکن اگر وہ انکار کرے، اور غیر اللہ کے لئے قربانی کرنے پر بضد رہے، تو اس سے تین دنوں تک توبہ طلب کی جائے گی، اگر توبہ کر لے تو بہتر، ورنہ اسے مرتد سمجھتے ہوئے قتل کر دیا جائے گا۔ وباللہ التوفیق۔ وصلى الله على نبينا محمد، وآله وصحبه وسلم۔

علمی تحقیقات اور فتاویٰ جات کی دائمی کمیٹی: ① شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، ② شیخ عبدالرزاق العفیفی اور ③ شیخ عبداللہ الغدیان رحمۃ اللہ علیہم

۳۔ سوال: میری ماں ۸۵ سال کی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ ان کی فوت شدہ ماں ان کو اپنی طرف سے حج کرنے کو کہی تھیں۔ جبکہ ان کی ماں جنوں کے لیے جانوروں کی قربانی کیا کرتی تھیں، یہ اعتقاد رکھتے ہوئے کہ اس عمل کے ذریعہ وہ شر سے محفوظ رہیں گی، ورنہ جن انہیں نقصان پہنچائے گا۔ یہ تمام اعمال ان کی دین سے جہالت کا نتیجہ ہے۔ کیا میری ماں کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ ان کی وصیت کو پورا کرے؟

جواب: اگر حقیقتاً ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے کہا کہ آپ کی نانی اس حال میں مری کہ وہ غیر اللہ کے لیے جانوروں کی قربانی دیتی تھیں تو وہ مشرک ہیں اور ان کی طرف سے حج کرنا، ان کے لیے اللہ سے دعا کرنا اور ان کے لیے مغفرت طلب کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا

مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔“
(سورۃ التوبہ: ۱۱۳)

علمی تحقیقات اور فتاویٰ جات کی دائمی کمیٹی: ① شیخ عبدالعزیز بن باز، ② شیخ عبدالعزیز آل شیخ، ③ شیخ صالح الفوزان اور ④ شیخ بکر ابوزید رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ **سوال:** کیا اسلام میں مسلمانوں لئے جائز ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے لئے استغفار کریں جو کہ مر چکے ہیں، میرے والدین بعض دنوں میں قبرستان جایا کرتے تھے، اور وہاں پر کھانا پکا کر اپنے اہل کے ساتھ کھایا کرتے تھے، اور ان کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ کھانا مردوں کے لئے صدقہ ہے، اور اس قبر کے ولی سے تبرک حاصل کیا کرتے تھے جس پر ایک گنبد بنایا گیا تھا، اور اس پر زیادتی یہ کہ وہ یہ گمان کرتے تھے مشائخ صوفیاء اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہیں، اور بعض اوقات وہ شعبہ بازوں کے پاس بھی جاتے اور ان کی خرافات کی تصدیق بھی کرتے تھے۔ میری ماں اور باپ کا یہ عقیدہ تھا کہ یہی اسلام ہے، کیونکہ انہوں نے اپنی ساری زندگی میں کسی سے یہ نہیں سنا تھا کہ یہ جائز نہیں ہے، وہ یہ اپنی جہالت اور غفلت کی وجہ سے ایسا کرتے تھے نہ کہ دشمنی و عناد کی وجہ سے، تو اسلام کا اس مسئلے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور اس کے بارے میں اسلام کا کیا حکم ہے جو جہالت اور غفلت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے، اور وہ اس بات کی سمجھ نہ رکھتا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے، اور اگر وہ شرک کی حالت میں فوت ہو گیا ہو، تو کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہے گا؟ اور کیا اس کے لئے استغفار کیا جائے گا؟

جواب: اگر آپ کے والدین ان قبروں کی زیارت کے دوران مردوں سے فریاد کیا کرتے تھے، اور اللہ کے سوا ان سے مانگا کرتے اور شعبہ بازوں کی تصدیق کیا کرتے تھے، اور اسی حالت میں فوت ہو گئے ہوں، تو ان کے لئے استغفار کرنا جائز نہیں ہے۔ اس بارے میں اللہ

تعالیٰ کا فرمان ہے: ”پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعائیں لگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔“ (سورۃ التوبۃ: ۱۱۳) جہاں تک ان کے قبرستان میں جانے اور کھانا کھانے اور شعبہ بازوں کے پاس جانے اور ان کی تصدیق کرنے کا تعلق ہے، تو یہ اعمال گناہ شمار ہوتے ہیں، اس جیسی صورت حال میں ان کے لئے استغفار کرنے میں کوئی چیز مانع نہیں ہے، اور جو اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ غیر اللہ کو پکارتا تھا تو وہ مشرک فوت ہوا ہے، اور اس کے ساتھ مشرکوں جیسا معاملہ کیا جائے گا، اور اگر وہ جاہل تھا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، لیکن ہم اس کے ظاہری شرکیہ اعمال کے مطابق ہی حکم لگا سکتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔ وعلی اللہ نبینا محمد، وآلہ وصحبہ وسلم۔

علمی تحقیقات اور فتاویٰ جات کی دائمی کمیٹی: ① شیخ عبدالعزیز بن باز، ② شیخ عبدالعزیز آل شیخ، ③ شیخ عبداللہ الغدیان، ④ شیخ صالح الفوزان اور ⑤ شیخ بکر ابوزید رحمۃ اللہ علیہ

۵- سؤال: ہناک من یقول: کل من یتقید برسالة محمد صلی اللہ علیہ وسلم و استقبل القبلة بالصلاة ولو سجد لشیخہ لم یکفر ولم یسمہ مشرکاً، حتی قال: إن محمد بن عبد الوہاب الذی تکلم فی المشرکین فی خلودہم فی النار إذا لم یتوبوا قد أخطأ و غلط، وقال: إن المشرکین فی هذه الأمة یعذبہم ثم یخرجہم إلی الجنة، وقال: إن أمة محمد لم یخلف فیہم أحد فی النار۔

جواب: کل من آمن برسالة نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم و سائر ما جاء به الشریعة إذا سجد بعد ذلک لغير اللہ من ولی و صاحب قبر أو شیخ طریق یعتبر کافراً مرتداً عن الإسلام مشرکاً مع اللہ غیرہ فی العبادۃ، ولو نطق بالشہادتین وقت سجودہ، لإتیانہ بما ینقض قوله من سجودہ لغير اللہ. لکنہ قد یعذر لجهلہ

فلا تنزل به العقوبة حتى يُعلم وتقام عليه الحجة ويمهل ثلاثة أيام، إعداراً إليه ليراجع نفسه، عسى أن يتوب، فإن أصرَّ على سجوده لغير الله بعد البيان قتل لردته، لقول النبي صلى الله عليه وسلم: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ أخرجہ الإمام البخاری فی صحیحہ، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، فالبيان وإقامة الحجة للإعذار إليه قبل إنزال العقوبة به، لا يسمى كافراً بعد البيان، فإنه يسمى: كافراً بما حدث منه من سجود لغير الله أو نذره قربة أو ذبحه شاة مثلاً لغير الله، وقد دل الكتاب والسنة على أن من مات على الشرك لا يغفر له ويخلف في النار، لقوله تعالى: إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وقوله: مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِم بِالْكَفْرِ أُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ. وبالله التوفيق- وصلى الله على نبينا محمد، وآله وصحبه وسلم-

سوال: بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو محمد ﷺ کے رسول ہونے پر ایمان رکھتا ہو اور قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھتا ہو، چاہے وہ اپنے پیر و شیخ کو سجدہ کرے تو بھی وہ کافر نہیں ہوگا اور نہ اُس کو مشرک کہا جائے گا۔ یہاں تک کہ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ شیخ محمد بن عبد الوہاب نے مشرکین کے بارے میں یہ جو لکھا ہے کہ اگر وہ لوگ اپنے شرک سے توبہ نہ کریں تو وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم میں رہیں گے، یہ بالکل غلط لکھا ہے۔ نیز ان لوگوں کا کہنا ہے کہ اس اُمت کے مشرکین کو عذاب تو دیا جائے گا، لیکن پھر ان کو نکال کر جنت میں جگہ دی جائے گی، اور یہ بھی ان کا کہنا ہے کہ اُمتِ محمدیہ کا کوئی بھی فرد ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم میں نہیں رہے گا؟

جواب: ہر وہ شخص جو محمد ﷺ کی رسالت اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا ہو، اور اس کے بعد اگر وہ اللہ کے علاوہ کسی ولی یا صاحبِ قبر یا اپنے کسی پیر کے سامنے سجدہ کرتا ہو،

تو وہ کافر، دین اسلام کو چھوڑنے والا مرتد، اور مشرک یعنی اللہ کے ساتھ عبادت میں کسی اور کو شریک ٹھہرانے والا شمار ہوگا۔ چاہے وہ اپنے ان سجدوں میں اللہ کے ایک ہونے اور محمد ﷺ کے سچے رسول ہونے کی گواہی ہی کیوں نہ دے۔ کیونکہ وہ شخص غیر اللہ کے لئے سجدہ کر کے اپنے قول کے خلاف عمل کر رہا ہے۔ لیکن کبھی کبھی ایسے شخص کو جہالت کی وجہ سے معذور سمجھا جائے گا، لہذا اس پر کوئی سزا لاگو نہیں کی جائے گی، یہاں تک کہ اس کو علم ہو جائے، اور اس پر حجت قائم ہو جائے، اور پھر تین دن تک اس کو مہلت دی جائے، تاکہ وہ اپنے آپ کو معذور سمجھتے ہوئے اپنے آپ کا محاسبہ کر لے، اور ہو سکتا ہے کہ وہ شخص توبہ کر لے، اور اگر وضاحت کے بعد بھی وہ شخص غیر اللہ کے لئے سجدہ کرنے پر بضد رہے، تو ارتداد کی وجہ سے اس کا قتل کر دیا جائے گا اس لئے کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ”جو اپنے دین کو بدلے اسے قتل کر ڈالو۔“ (بخاری: ۳۰۱۷، ابوداؤد: ۴۳۵۱، ابن ماجہ: ۲۵۳۵) اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، اور اس شخص کے لئے مسئلے کی وضاحت، اور اس کے خلاف حجت قائم کرنا صرف اس لئے ہے کہ سزا نافذ کرنے سے پہلے اس کو معذور سمجھا جائے، اس لئے نہیں ہے کہ اس وضاحت کے بعد اس شخص پر کافر ہونے کا حکم لگایا جائے، بلکہ وہ تو اسی وقت سے کافر شمار ہونے لگے گا، جب سے کہ وہ غیر اللہ کے لئے سجدہ کرنے لگا ہے، یا اللہ کے علاوہ کسی اور کے تقرب کے لئے نذر و نیاز کرنے لگا ہے، یا ان لوگوں کے نام پر بکری وغیرہ ذبح کرنے لگا ہے، چنانچہ قرآن و حدیث میں اس بات کی صاف وضاحت ہے کہ جس شخص کا انتقال شرک پر ہوا ہو، تو اس کی مغفرت نہیں ہوگی، اور وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم میں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”یقیناً اللہ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔“ (سورۃ النساء: ۴۸) نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”لائق نہیں کہ مشرک اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں، درآں حالیکہ وہ خود اپنے کفر کے آپ

ہی گواہ ہیں، اُن کے اعمال غارت و اکارت ہیں، اور وہ دائمی طور پر جہنمی ہیں۔“ (سورۃ التوبۃ:

۱۷) وباللہ التوفیق۔ وصلى اللہ علی نبینا محمد، وآلہ وصحبہ وسلم۔

علمی تحقیقات اور فتاویٰ جات کی دائمی کمیٹی: ① شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، ② شیخ عبدالرزاق العفیفی اور ③ شیخ عبداللہ القعود رحمۃ اللہ علیہم

۶۔ **سوال:** ہر وہ شخص جو کفر یا شرک کا کام کرے تو کیا وہ کافر ہے؟ غور طلب یہ ہے جب کہ اس نے یہ کام جہالت کے سبب کیا ہو تو کیا جہالت کی وجہ سے معذور سمجھا جائے گا یا نہیں؟ تو عذر یا عدم عذر کی دلیلیں کیا ہیں؟

جواب: مکلف شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کی عبادت کرنا اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کے نام پر ذبح کرنے سے اللہ کا قرب چاہنا یا غیر اللہ کے نام پر نذر ماننے سے معذور نہیں ہوگا، اسی طرح کی دوسری عبادتیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں کو کرنے سے لیکن جب کہ وہ غیر اسلامی ملک میں ہو اور اسے اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو تو نہ پہنچنے کی وجہ سے معذور ہوگا نہ کہ جہالت کے سبب۔ امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اس امت میں سے جس نے میری بات نہ سنی خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی پھر وہ مر جائے اس حال میں کہ وہ ایمان نہیں لایا اس ذات پر جس نے مجھے بھیجا تو وہ جہنمی ہے۔“ (مسلم: ۱۵۳، مسند احمد: ۲/۳۵۰) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معذور نہیں فرمایا جس نے آپ کی بات سنی، تو وہ جو اسلامی ملک میں رہتا ہو تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی ہے وہ ایمان کے معاملہ میں معذور نہ ہوگا۔

اور وہ لوگ جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا تھا کہ آپ ان کے لئے لٹکانے کی جگہ بنادیں جس پر وہ اپنے ہتھیار لٹکائیں، تو وہ لوگ اس وقت نئے مسلمان ہوئے تھے اور جو ان سے شریعت کی مخالفت ہوئی، تو حضور ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ اس کام کو کریں جس کو وہ چاہتے ہیں تو کافر ہو جائیں گے۔ (مسند احمد: ۹/۱۹۶۶، ترمذی - صحیح البانی)

وباللہ التوفیق۔ و صلی اللہ علی نبینا محمد، و آلہ و صحبہ وسلم۔

علمی تحقیقات اور فتاویٰ جات کی دائمی کمیٹی: ① شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، ② شیخ عبدالرزاق العفیفی، ③ شیخ عبداللہ الغدیان اور ④ شیخ عبداللہ القعود حفظہم اللہ

۷۔ سوال: میں ایک ایسے دیہات میں رہتا ہوں جہاں کے اکثر باشندے کاہنوں سے شفاء طلب کرتے ہیں اور وہ ان کا علاج جادو منتر، بے جوڑ حروف اور بعض پودوں سے کرتے ہیں جن کو آپس میں ملایا جاتا ہے اور وہ سخت بدبودار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ ’گوشتہ نشینی‘ کے ذریعے بھی علاج کرتے ہیں یعنی مریض کو ایک معینہ مدت بعض اوقات یہ چالیس دنوں سے بھی بڑھ جاتی ہے تک کسی تاریک کمرے میں بند رکھا جاتا ہے اور اسے کسی سے ملنے بھی نہیں دیا جاتا، علاوہ ازیں وہ ذبیحہ کا مطالبہ کرتے ہیں جانور مخصوص صفات کا ہو مثال کے طور پر کالا مینڈھایا کالا بیل۔ اس دیہات کے تمام نہیں تو اکثر باشندے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ کاہن ان لوگوں کو جانتے ہیں جو ان کے کرتوتوں سے واقف ہیں اور ان کی برائی کرتے ہیں۔ یہ (کاہن) انہیں مرض میں مبتلا اور عقل سے محروم کر کے ان سے بدلہ لیتے ہیں۔

اسی طرح وہ بعض بیماریوں کو ان کاہنوں کا انتقام بتاتے ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں یہ بھی عرض کر دوں کہ کاہنوں سے ان کے تعلق (وابستگی) کا موضوع ناقابل بحث ہے، اور ان سے اس موضوع پر گفتگو کرنے والا شخص سوائے اندھی وابستگی کے کسی اور نتیجے تک ہر گز نہیں

اور اب! کیا اس گاؤں کے باشندوں کی دعوت کو قبول کرنا، عید اور شادی بیاہ کے موقعوں پر ان کے ذبح کردہ جانور کا گوشت کھانا میرے لئے جائز ہے؟ کیا ان سے ملنا جلنا ان کے ساتھ کھانا اور ان سے معاملات کرنا میرے لئے جائز ہے؟ اور میں نے ان کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے کیا ان کی وجہ سے وہ ملت سے نکل جاتے ہیں یا دینی امور سے اپنی عدم واقفیت کی وجہ سے معذور سمجھے جائیں گے؟

جواب: اوّل: اگر ان کا حال ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے ذکر کیا تو وہ کافر ہیں، جو ان کے پاس شفاء کے لئے جائے اور کہانت میں ان کو سچا جانے تو بھی کافر ہے۔
دوم: ان کی دعوت قبول کرنا جائز نہیں اور نہ ہی عیدوں اور شادیوں وغیرہ کے موقع پر ان کا ذبیحہ کھانا جائز ہے، کیونکہ وہ کافر ہیں ان کا ذبیحہ مت کھاؤ جب تک وہ اللہ سبحانہ تعالیٰ سے سچی توبہ نہیں کرتے۔

سوم: ان کے ساتھ ملنا جلنا بھی جائز نہیں سوائے ان کی رہنمائی اور نصیحت کے غرض سے اور ان کو کاہنوں کے پاس جانے اور ان کی تصدیق کرنے سے متنبہ کیا جائے۔ اور آخر میں، جو ذکر کیا گیا اس سے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ کاہن اور جو ان کے پاس جاتے اور ان کی تصدیق کرتے ہیں، ان برائیوں کے ارتکاب کی وجہ سے جن کا ذکر تم نے ان کے بارے میں کیا ہے، سب ملت اسلامیہ سے خارج ہیں۔ وبالله التوفیق۔ وصلى الله على نبينا محمد، وآله

وصحبہ وسلم
علمی تحقیقات اور فتاویٰ جات کی دائمی کمیٹی: ① شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، ② شیخ عبدالرزاق العفیفی اور ③ شیخ عبداللہ القعود رحمۃ اللہ علیہم

۸- **سوال:** ایک شخص ہے جو غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے یا غیر اللہ کو پکارتا ہے یا شیخ کے نام پر جانور کرتا ہے، جیسا کہ آج مصر میں ہو رہا ہے، تو کیا اس کی لاعلمی کی بنا پر اسے معذور سمجھا جائے گا؟ اور اگر جہل کی وجہ سے معذور نہیں ہے تو ذات انواط کے قصہ کا کیا جواب ہے؟ اس بارے میں فتویٰ بتائیں؟

جواب: شریعت کے مکلف شخص کو غیر اللہ کی عبادت یا غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کر کے یا نذر و نیاز مان کر ان کے تقرب کے حصول کے سلسلہ میں جہالت کی بنا پر معذور قرار نہیں دیا جائے گا، کیونکہ یہ ساری عبادتیں صرف اللہ کے ساتھ خاص ہیں، مگر یہ کہ ایسے غیر اسلامی ملک میں ہو جہاں دین کی دعوت اسے نہ مل سکی ہو، اس حالت میں دعوت نہ پہنچنے کی وجہ سے معذور ہوگا، نہ کہ صرف جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے، کیونکہ امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اس امت میں سے جس نے میری بابت سناخواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی پھر وہ وفات پا گیا اور ان باتوں ایمان نہیں لایا جو مجھے دیگر بھیجا گیا ہے تو وہ جہنمی ہوگا۔“ لہذا نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو معذور نہیں قرار دیا، جس نے آپ کی نبوت کے بارے میں سنا اور جو شخص اسلامی ملک میں رہتا ہو اسے یقیناً نبی کریم ﷺ کی رسالت سے واقفیت ہوئی ہوگی، لہذا ایمان کے بنیادی اصولوں کے سلسلے میں ناواقفیت کی بنا پر اسے معذور قرار نہیں دیا جائے گا۔

جہاں تک تعلق ان لوگوں کا ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے مطالبہ کیا کہ ان کے لئے تبرک حاصل کرنے کے لئے ایک درخت مخصوص کر دیں تاکہ وہ اس پر اپنے ہتھیار لٹکایا کریں، تو ان لوگوں کا زمانہ کفر سے قریب تر تھا، نیز ان لوگوں نے صرف مطالبہ کیا تھا اسے عملی جامہ نہیں پہنایا تھا، پس ان کی جانب سے جو چیز پیش آئی جو شریعت کے مخالف تھی اور نبی

کریم ﷺ نے ان پر نکیر کی، پس وہ اس سے باز رہے۔ وبالله التوفیق۔ وصلى الله على نبينا محمد، وآله وصحبه وسلم۔

علمی تحقیقات اور فتاویٰ جات کی دائمی کمیٹی: ① شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، ② شیخ عبدالرزاق العفیفی، ③ شیخ عبداللہ الغدیان اور ④ شیخ عبداللہ القعود رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ **سوال:** اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔“ (سورۃ التوبہ: ۱۱۳) سابقہ آیات کریمہ کا ظاہر مشرکین کے لئے استغفار کو منع کرتا ہے اگرچہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں، ہم دیہاتیوں میں سے اکثر ایسے ہیں جن کے والدین اور رشتہ داروں کی عادت تھی کہ وہ قبروں کے پاس جا کر ذبح کرتے اور ان سے وسیلہ مانگتے تھے، نذریں پیش کرتے اور اپنی پریشانیوں کو دور کرنے کی خاطر اہل قبور سے مدد مانگتے اور ان کو واسطہ بناتے تھے، اور بیماروں کے لئے شفا طلب کرتے تھے اور اسی عقیدہ پر وہ فوت ہو گئے، اُن تک توحید اور لا الہ الا اللہ کا معنی سمجھانے والا نہ پہنچ سکا، اور نہ ہی انہیں کوئی بتا سکا کہ نذر، دعا اور عبادت صرف اللہ وحدہ لا شریک کے لئے ہی ہے، تو کیا ان کے جنازہ میں جانا، ان پر نماز پڑھنا، ان کے لئے دعا و استغفار کرنا اور ان کی طرف سے حج کرنا، اور ان پر صدقہ کرنا صحیح ہے؟

جواب: جو شخص بیان شدہ حالت پر فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں جانا، اس کے جنازہ کی نماز ادا کرنا، اس کے لئے دعا و استغفار کرنا، اس کے حج کو قضا کرنا، اور اس کی جانب سے صدقہ کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس کے مذکورہ اعمال شرکیہ ہیں، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سابقہ آیات میں فرمایا: ”پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے

لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں۔“ اور جیسا کہ نبی ﷺ سے ثابت ہے آپ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنی ماں کے لئے دعائے مغفرت کی اجازت طلب کی تو مجھے اجازت نہ دی اور میں نے ان کی قبر کی زیارت کرنے کے لئے اجازت طلب کی تو اجازت دے دی۔ (مسلم کتاب الجنائز: ۹۷۶، ابوداؤد: ۳۲۳۴، ابن ماجہ: ۱۵۷۲، احمد: ۴۴۱/۲) اور مذکورہ بات کی وجہ سے معذور نہیں ہیں کہ اُن کے پاس ایسا کوئی شخص نہیں آیا جو ان کو یہ بتاتا کہ جو وہ کر رہے ہیں شرک ہے، کیونکہ اس بارے میں قرآن کریم میں دلائل بالکل واضح ہیں، اور اہل علم ان کے درمیان موجود تھے، ان کے لئے ممکن تھا کہ علما سے شرک کے بارے میں پوچھتے لیکن انہوں نے اس سے اعراض کیا اور جس پر وہ تھے اسی پر راضی رہے۔ وباللہ التوفیق۔ وصلى الله على نبينا محمد، وآله وصحبه وسلم

علمی تحقیقات اور فتاویٰ جات کی دائمی کمیٹی: ① شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، ② شیخ عبدالرزاق العفیفی اور ③ شیخ عبداللہ القعود حفظہم اللہ

۱۰۔ **سوال:** عرب جمہوریہ مصر میں اسلامی جماعتوں کے درمیان ایمان کے مسائل میں اختلاف بڑھ گیا ہے، اور وہ اسلامی عقیدت کے مخالف جاہل اور بعض شرعی امور کے تارک کا حکم ہے، یہاں تک کہ بات بعض بھائیوں کے درمیان عداوت کی حد تک پہنچی، فریقین کے درمیان مناظرے اور بحثیں طول پکڑ گئیں ایک جاہل آدمی کو معذور اور دوسرا معذور نہیں سمجھتا۔ اور بعض یہ کہتے ہیں عذر فروعی امور میں ہوتا ہے نہ کہ اصول میں، اور ان میں سے کوئی یہ کہتا ہے فروعی اور اصولی مسائل میں معذور سمجھا جائے گا۔ اور ان میں سے کوئی یہ کہتا ہے حجت قائم ہو گئی۔ ایک جہالت کو عذر سمجھتے ہوئے لوگوں کو دعوت دیتا ہے ان پر کفر کا حکم نہیں لگاتا کہ ان کو تبلیغ کر سکے، اگر انہوں نے ہدایت کو ٹھکرا دیا تو وہ کافر ہیں۔ جو جہالت کو عذر

نہیں سمجھتا وہ ان پر کفر کا حکم لگاتا ہے صرف اس لئے کہ وہ کفریہ فعل کرتے ہیں اور ان کو چھوڑ دو کیونکہ وہ کافر ہیں جو اپنے مشرکانہ فعل کی وجہ سے اسلام سے نکل چکے ہیں، دوسری بات یہ ہے کہ وہ اپنے عقیدت کے بارے میں دلائل پیش کرتے ہیں، میں ان کے درمیان حیران ہوں کہ کس کی پیروی کروں، ہر فریق ایک دوسرے کو بدعتی کہتا ہے، ہر ایک اپنے آپ کو حق پر اور دوسرے کو گمراہ سمجھتا ہے، میں نہیں جانتا کہ کون حق پر اور کون گمراہی پر ہے، مسلمانوں کے درمیان بلوی عام ہو چکا ہے، اور یہ مصیبت اس معاملے میں اختلاف کی وجہ سے ہے، تو کون حق پر اور کون باطل پر ہے۔ میں اس حق کی پیروی کرنا چاہتا ہوں جس پر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے؟

جواب: کوئی مکلف غیر اللہ کی عبادت یا غیر اللہ کی قربت حاصل کرنے کی خاطر ذبح کرنے یا غیر اللہ کے لئے نذر ماننے پر معذور نہیں ہوتا اور دیگر عبادات جو اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں سوائے اسکے کہ کسی غیر اسلامی ملک میں ہو اور اس تک دعوت نہ پہنچی ہو، تو وہ عدم بلاغ نہ کہ صرف جہالت کی وجہ سے معذور ہو گا۔ اور اسے روایت کیا ہے مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اس امت میں سے جس نے بھی میری بات سنی خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی اور وہ ایمان نہ لایا اس دین پر جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا وہ اہل جہنم میں سے ہے“، تو نبی ﷺ نے اس کو معذور نہیں گردانا جس نے سنایا، جو اسلامی ملکوں میں رہتا ہے اس نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں سنایا، جہالت کی وجہ سے اصول ایمان میں اسے معذور نہیں سمجھا جائے گا۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جنہوں نے نبی ﷺ سے یہ مطالبہ کیا کہ ان کے ہتھیار لٹکانے کے لئے ایک مخصوص طریقے کی اجازت دیدیں تو یہ لوگ اصل میں نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، انہوں نے صرف مطالبہ کیا تھا اس پر عمل نہیں کیا، کیونکہ ان کا یہ کہنا ہی

شریعت کے مخالف تھا، نبی ﷺ نے ان کو جو جواب دیا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اگر انہوں نے اپنے مطالبے پر عمل کیا ہوتا تو وہ کافر ہو جاتے۔ وباللہ التوفیق۔ وعلی اللہ علی نبینا محمد، وآلہ وصحبہ وسلم۔

علمی تحقیقات اور فتاویٰ جات کی دائمی کمیٹی: ① شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، ② شیخ عبدالرزاق العفیفی، ③ شیخ عبداللہ الغدیان اور ④ شیخ عبداللہ القعود حفظہم اللہ

۱۱۔ **سوال:** کیا ایک شخص جو توحید سے جاہل ہو، اس کو معذور سمجھا جائے گا؟

جواب: اگر وہ لوگ دلائل سے واقف نہیں ہیں یا ان کو نبی ﷺ کی تعلیمات نہیں بتائی گئی ہو تو وہ معذور ہیں۔ ان کا حکم اہل فترہ کی طرح ہے، وہ آخرت میں آزمائے جائیں گے۔ اگر وہ فرمانبرداری کرتے ہیں تو بچ جائیں گے ورنہ خسارہ اٹھانے والے ہوں گے۔ جبکہ وہ لوگ جن کو نبی ﷺ کے بارے بتایا گیا یا قرآن اور حدیث سے کچھ سنے تو وہ جہالت کی وجہ سے معذور نہیں ہو سکتے۔ وباللہ التوفیق۔ وعلی اللہ علی نبینا محمد، وآلہ وصحبہ وسلم۔

علمی تحقیقات اور فتاویٰ جات کی دائمی کمیٹی: ① شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، ② شیخ صالح الفوزان، ③ شیخ عبدالعزیز آل شیخ، ④ شیخ بکر ابوزید حفظہم اللہ

۱۲۔ **سوال:** ہم طلبہ کا ایک گروپ ہیں۔ ہمارے مابین اصول دین کے مسئلہ میں فریق مخالف پر حجت قائم کرنے کے سلسلہ میں اختلاف ہوا ہے، بعض کا کہنا ہے کہ ہر جاہل انسان جملہ مسائل میں اپنی جہالت کی وجہ سے معذور سمجھا جائے گا، اور ہم اصول و فروع، ظاہر و خفی کے درمیان کوئی فرق نہیں کر سکتے۔ اور بعض کا کہنا ہے کہ جہالت کی وجہ سے آدمی صرف مخفی امور میں معذور ہوگا، اصول کے اندر جہل کا عذر قابل قبول نہیں ہے، اس بناء پر جو اللہ

کے ساتھ شرک کرے، تہجد و حجر اور قبروں کی عبادت کرے وہ معذور نہیں سمجھا جائے گا، کیونکہ کسی بھی مسلمان کے لئے ایسے امور کی عدم معرفت کی کوئی گنجائش نہیں ہے، اگر اس نے ایسا کیا تو وہ مسلمان باقی نہ رہے گا، البتہ مخفی امور میں جہالت کی وجہ سے اس وقت تک معذور رہے گا جب تک اس پر شرعی حجت قائم نہ کر دی جائے۔ اس مسئلہ میں حق اور درست بات کیا ہے؟ برائے کرم فتویٰ مرحمت فرمائیں۔ اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جواب: اس مسئلہ میں درست بات یہ ہے کہ جس انسان تک قرآن اور رسول ﷺ کی بعثت کی خبر پہنچی ہو، وہ اصول اسلام کی بابت عدم معرفت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی بناء پر معذور نہیں سمجھا جائے گا: ”اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس قرآن کے ذریعہ سے تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو ڈراؤں۔“ (سورۃ الانعام: ۱۹) اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے: ”یہ قرآن تمام لوگوں کے لیے اطلاع نامہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے وہ ہوشیار کر دیے جائیں۔“ (سورۃ ابراہیم: ۵۲) آخری آیت تک۔ اور نیز دیگر وہ آیتیں جو اسی مفہوم پر مشتمل ہیں۔ البتہ فروعی مسائل میں جن کا حکم کبھی مخفی ہوتا ہے، ان میں جہالت کی وجہ سے معذور ہوگا، تا آنکہ اس پر حجت قائم کر دی جائے، جیسا کہ اس سلسلہ میں بہت ساری احادیث وارد ہیں۔ وباللہ التوفیق۔ وصلى الله على نبينا محمد، وآله وصحبه وسلم۔

علمی تحقیقات اور فتاویٰ جات کی دائمی کمیٹی: ① شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، ② شیخ صالح الفوزان، ③ شیخ عبدالعزیز آل شیخ اور ④ شیخ بکر ابوزید رحمۃ اللہ علیہ

SOURCE OF FATAAWA:-

① Fataawa By Shaykh 'Abdul-Muhsin bin Hamad al-'Abbaad, may Allah preserve him

1-Download mp3: <https://www.dropbox.com/s/4nzcute4uz2pj28n/al->

abbaad -

if a person is found seeking deliverance from other than allah supplicating to other than allah and slaughtering for other than allah then this is shirk and he is a disbeliever.mp3?dl=0

2-Download mp3:

https://www.dropbox.com/s/6rong5j5yplk22z/shaykh_al-abbaad_-_a_man_slaughters_for_other_than_allah_-_is_he_excused_for_his_ignorance.mp3?dl=0

3-Excerpt from the treatise ‘The Clarification and Explanation regarding the Ruling of seeking deliverance from the dead and Ghaibeen, www.al-abbaad.com - Book number 46

❶ **Fataawa By Shaykh 'Abdul-'Azeez Aal ash-Shaykh, may Allah preserve him**

Download mp3:

https://www.dropbox.com/s/crwz0own0b2swz6/shaykh_aal_ash-shaykh_-_the_worship_of_other_than_allah_is_disbelief_and_we_say_that_his_action_is_disbelief_and_we_judge_him_accordingly.mp3?dl=0

❷ **Fataawa By Shaykh Saalih bin Muhammad al-Luhaydaan, may Allah preserve him**

1-Sharh Mukhtasar Sahih Muslim by Al-Mundhiri, 06/05/1434, Riyadh, Masjid ‘Uthman Ibn ‘Affan

Download mp3:

https://www.dropbox.com/s/ifjosc3j3584hlk/shaykh_luhaydaan_-_the_utterance_of_la_illaha_illa_allah_while_it_is_clearly_violated_in_the_worship_of_other_than_allah_does_not_benefit.mp3?dl=0

2-Explanation of Sahih Muslim.

Download mp3:

https://www.dropbox.com/s/sdmq4dzqn201tpu/shaykh_luhaydaan_-_we_have_some_people_who_say_that_he_who_commits_major_s

[shirk is considered a muslim as long as he did that out of ignorance.mp3?dl=0](#)

❶ **Fataawa By Shaykh Muhammad ibn Salih Al-'Uthaymeen, may Allah have mercy upon him**

Download mp3:

https://www.dropbox.com/s/rrhhxcuq2nr4z07/shaykh_uthaymeen_-_is_it_permissible_to_give_the_zakat_to_a_muslim_who_commits_shirk.mp3?dl=0

❷ **Fataawa By Shaykh 'Abdul-'Azeez ar-Raajihi, may Allah preserve him**

1-Download mp3:

https://www.dropbox.com/s/iwghv7arzvtys2/shaykh_raajihi_-_individual_takfeer_can_be_made_in_clear_matters_without_returning_back_to_the_scholars.mp3?dl=0

2-www.shrajihi.com - The shaykh's official website.

❸ **Fataawa By Shaykh Saalih bin Fawzaan Al-Fawzaan, may Allah preserve him**

1-Taken from the questions after the lecture on the treatise "Ad-Durr un-nadheed fee Ikhlasi Kalimat it-Tawheed.

Download mp3:

https://www.dropbox.com/s/b95xh5r0vje3tk7/shaykh_fawzaan_-_the_ruling_of_the_one_who_does_not_make_takfir_on_the_grave_worshippers.mp3?dl=0

2-Explanation of Fath al Majeed.

Download mp3:

https://www.dropbox.com/s/5km266lk6gz9yvr/shaykh_fawzaan_-_if_i_see_a_person_performing_the_acts_of_shirk_how_do_i_treat_him_as_a_muslim_or_a_kafir.mp3?dl=0

3-Source:www.alfawzan.af.org.sa

Download mp3:

https://www.dropbox.com/s/blhushc7hc0ed8d/shaykh_fawzaan_-_concerning_making_tawaf_around_circumambulating_the_graves.mp3?dl=0

4-www.alfawzan.af.org.sa

Download mp3:

https://www.dropbox.com/s/4ntc2tmteaqtqm6/shaykh_fawzan_-_those_who_call_upon_the_dead_in_the_graves_and_ask_them_-_do_we_eat_their_slaughterings_and_marry_from_them.mp3?dl=0

5-www.alfawzan.af.org.sa

Download mp3:

https://www.dropbox.com/s/t7ogkhhray0eaou/shaykh_fawzaan_-_is_everyone_who_worships_the_graves_considered_as_being_a_d_isbeliever.mp3?dl=0

6-Download mp3:

www.dropbox.com/s/0ot8rk71b6zwfll/shaykh_fawzan_-_those_who_excuse_the_polytheists_are_the_ignorant_ones_not_the_graveworshippers.mp3?dl=0

7-Download

mp3:https://www.dropbox.com/s/rvtjmsr9rhfuv6a/shaykh_fawzan_-_whosoever_openly_manifests_shirk_is_a_mushrik.mp3?dl=0

8-Download mp3:

https://www.dropbox.com/s/hlc6raamzilrlj7/shaykh_fawzan_-_a_muslim_falls_into_shirk_do_we_say_he_encompasses_both_tawheed_and_shirk.mp3?dl=0

9-Download mp3:

https://www.dropbox.com/s/imzbtxz4qq9twxk/shaykh_fawzan_-_is_the_issue_of_excuse_for_ignorance_a_matter_of_disagreement.mp3?dl=0

10-Download mp3:

https://www.dropbox.com/s/3q4x9t1e97mfpcu/shaykh_fawzan_-_is_takfeer_for_everyone_including_the_beginners_among_the_students_of_knowledge_or_is_it_confined_to_the_senior_scholars_alone.mp3?dl=0

11-Download mp3:

https://www.dropbox.com/s/totwsktgpktxzpp/shaykh_fawzan_on_those_who_ascribe_themselves_to_islam_fall_into_major_shirk_because_they_take_their_religion_from_the_sufis.mp3?dl=0

12-Download mp3:

https://www.dropbox.com/s/jwh1i642gh0tqpr/shaykh_fawzaan_-_my_grandmother_used_to_make_sacrifices_for_the_awliyaa_and_swear_by_them.mp3?dl=0

13-www.alfawzan.af.org.sa - The third lecture from the lessons in Tafseer from the Haram in Mecca 1432H (at 53.40 min).

Download mp3:

https://www.dropbox.com/s/1dk5620pe1fo5tj/shaykh_fawzaan_is_it_true_that_you_retracted_from_the_takfeer_of_the_one_who_falls_into_major_shirk.mp3?dl=0

④ **Fataawa By Shaykh 'Abdul-'Azeez bin 'Abdullah bin Baaz, may Allah have mercy upon him**

1-Reference: [The consequences of committing major shirk.](#)
[Translated by Fatwa-online.com.](#)

Silsilah Kitaab ad-Da 'wah (11), al-Fataawa – Volume 4, Page 3

2-www.alifta.net - Fatwas of Ibn Baz, Volume 28, Book on subject related to `Aqidah.

Reference: One of the questions of Hajj for the year 1418 A.H., Tape no. 6.

3-www.alifta.net - Fatwas of Ibn Baz, Volume 28, Book on subject related to `Aqidah.

4-www.alifta.net - Fatwas of Ibn Baz, Volume 28, Book on subject related to `Aqidah.

5-www.alifta.net - Fatwas of Ibn Baz, Volume 28, Book on subject related to `Aqidah. One of the questions of Hajj for the year 1408 A.H., Tape no. 2.

- 6-www.alifta.net - Fatwas of Ibn Baz, Volume 28, Book on subject related to `Aqidah. One of the question of Hajj for the year 1408 A.H., tape no. 3.
- 7-www.alifta.net - Fatwas of Ibn Baz, Volume 8, Is it permissible to grant the reward of good deeds to a dead person who used to slaughter animals for others than Allah during his life?
- 8-www.alifta.net - Fatwas of Ibn Baz, Volume 28, Book on subject related to `Aqidah, Chapter on Visiting Graveyards. Nur 'Ala Al-Darb program, tape no. 10.
- 9-www.alifta.net - Fatwas of Ibn Baz, Volume 9, No excuses are accepted regarding the Fundamentals of Tawhid. Nur 'Ala Al-Darb program Tape no. 9.
- 10-www.alifta.net - Fatwas of Ibn Baz, Volume 4, Clarification of the meaning of the phrase "La Ilaha Illa Allah", Important questions relevant to `Aqidah.
- 11-www.alifta.net - Fatwas of Ibn Baz, Volume 9, Advice of Allah's Book, Answering miscellaneous questions after a lecture, Question 2.
- 12-www.alifta.net - Fatwas of Ibn Baz, Volume 1, Different types of Tawhid, Important questions pertaining to Tawhid, Question 2.
- 13-www.alifta.net - Fatwas of Ibn Baz, Volume 28, Book on subject related to `Aqidah. Nur `Ala Al-Darb program, Tape no. 8.
- 14-www.alifta.net - Fatwas of Ibn Baz, Volume 9, Ignorance as a legal excuse in creedal issues. Nur `Ala Al-Darb, Tape no. 9.
- 15-www.alifta.net - Fatwas of Ibn Baz, Volume 7, Clarifying those excused for ignorance in matters of `Aqidah and Fiqh.
- 16-www.alifta.net - Fatwas of Ibn Baz, Volume 28, Book on subject related to `Aqidah. One of the questions of Hajj for the year 1408A.H., Tape no. 3.

ⒶFataawa By The Permanent Committee for Scholarly Research and Ifta'

1-www.alifta.net - Fatwa no. 2527

- 2-www.alifta.net - Fatwa no. 14747
- 3-www.alifta.net - Fatwa no. 20076
- 4-www.alifta.net - The second question of Fatwa no. 18456
- 5-www.alifta.net - The second question of Fatwa no. 4400
- 6-www.alifta.net - The first question of Fatwa no. 9257
- 7-www.alifta.net - Fatwa no. 7173.
- 8-www.alifta.net - Ignorance of the Mukallaf of the fundamentals of Iman is no excuse, Fatwa no. 4144.
- 9-www.alifta.net - The first question of Fatwa no. 3548.
- 10-www.alifta.net - Fatwas of the Permanent Committee, Group 1, Volume 1: `Aqidah (1). Fatwa no. 9260.
- 11-www.alifta.net - Fatwas of the Permanent Committee, Group 2, Volume 1: `Aqidah, Acts commensurate with Kufr. The first question of Fatwa no. 17626.
- 12-www.alifta.net - Fatwas of the Permanent Committee, Group 2, Volume 1: `Aqidah, Acts commensurate with Kufr. The third question of Fatwa no. 17749

جمع وترتيب: عبد الماجد مسعود، آسنسول (موبائل: 9641513738)